www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر غزل کاشمیری

حدیث و سنت

صحابہ کرامؓ کے صحائف حدیث

علماء متقدمین نے حدیث کی شرعی تعریف یوں کی ہے کہ

"اس کا اطلاق نبی پاک ﷺ کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے"۔

مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کہاں حدیث کی یہ مدرسی اور مذہبی تعریف اور کہاں میرا یہ دعویٰ کہ حدیث مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ انسانیت کے اہم ترین انقلابی عہد کی تاریخ کا معتبر ترین ذخیرہ ہے"

مولانا اپنے دعویٰ کے ثبوت کے طور پر امام بخاریؒ کی کتاب کے نام سے استشہاد کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی مشہور زمانہ صحیح بخاری کا رکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

"امام بخاری کی کتاب آج تو صرف بخاری شریف کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن یہ اس کتاب کا اصل نام نہیں۔ بلکہ حضرت امامؒ نے اپنی کتاب کا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ و سننہ و ایامہ رکھا ہے۔ اس میں امور و ایام کے الفاظ قابل غور ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی صحیح تعریف امام بخاریؒ کے نزدیک ان تمام امور کو حاوی ہے جن کا کسی نہ کسی حیثیت سے آنحضرت ﷺ سے تعلق ہو۔ آگے "ایام" کے لفظ نے تو اس تعریف کو اور بھی وسیع کردیا ہے۔ یعنی وہی بات جو میں نے عرض کی تھی کہ فن حدیث دراصل اسی عہد اور زمانے کی تاریخ ہے جس میں محمد ﷺ جیسی عالم پر اثر انداز ہونے والی ہمہ گیر ہستی انسانیت کو قدرت کی طرف سے عطا ہوئی۔ بہرکیف اگر اصطلاحی جھگڑوں سے الگ ہو کر پھل سے درخت کو پہچاننے کے اصول کو مدنظر رکھا جائے تو حدیث کے موجودہ ذخیرہ پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد بھی ایک معمولی آدمی اس بات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ حدیث کی صحیح حقیقت اور اس کی واقعی تعریف وہی ہوسکتی ہے جس کی طرف امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کے نام میں اشارہ فرمایا ہے۔ اور جس کی میں نے تشریح کی ہے" (1)

مولانا مرحوم نے حدیث کو تاریخ کا معتبر ترین ذخیرہ کہا ہے اور یہ نظریہ دیا ہے کہ عہد رسالت میں حدیث کو قلم بند کیا جاتا تھا۔ محض زبانی حفظ پر تکیہ نہیں کیا جاتا تھا اور کئی جلیل القدر صحابہؓ کو بطور مثال پیش کرتے ہیں جن کے پاس حدیث کے صحائف موجود تھے تاکہ ان منکرین حدیث اور مستشرقین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا علمی رد کیا جاسکے جو حدیث کو "شریعت اسلامی" کا دوسرا ماخذ ماننے سے انکاری ہیں اور یہ پراپیگنڈہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ حدیث تیسری صدی ہجری تک سینہ بہ سینہ یا زبانی روایات کا مجموعہ رہی ہے۔ اس میں لفظی و معنوی تحریف ہوچکی ہے۔ مولانا مرحوم اپنی اس مخلصانہ کوشش میں بہت حد تک کامیاب رہے ہیں۔ بعد میں آپ کے شاگرد رشید ڈاکٹر حمید اللہ نے "صحیفہ ہمام بن منبہ" شائع کرکے آپ کے دعویٰ پر ٹھوس انداز میں مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ راقم نے مولانا مرحوم کی اس سعی بلیغ کو مزید آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ زیر نظر مضمون اس پر اضافہ کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ ذیل میں ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ صحیفہ سے کیا مراد ہے؟

صحیفہ

اس کی جمع صحف اور صحائف ہے۔ ہر وہ چیز جس پر کچھ لکھا گیا ہو صحیفہ، کہلاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ورق کی ایک جانب یعنی صفحہ کو بھی صحیفہ کہتے ہیں۔ جدید عربی میں صحیفہ جریدہ یا اخبار کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ قرآن پاک، حدیث نبوی اور عربی ادب میں کئی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً نامہ ٔ اعمال، خط، مکتوب، حکم نامہ، فرمان نیز کتب سماویہ کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

قرآن کریم میں بصورت جمع یہ لفظ آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہے بصورت واحد کہیں نہیں آیا۔

ایک جگہ مطلق تحریر، خط یا مکتوب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُنَشَّرَةً ﴾

"ان میں سے ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے گا جب تک اسے کھلا ہوا مکتوب نہ دیا جائے" (المدثر:۵۲)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴾

"اور جب نامہ ٔ اعمال کھولے جائیں گے" (التکویر:۱۰)

یہ لفظ دو مرتبہ قرآن کریم اور اس کی آیات مطہرہ کے لئے استعمال ہوا ہے:

حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(۱) ﴿ فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴾

"(یہ قرآن) قابل ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکوکار ہیں" (عبس:۱۳-۱۶)

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوا:

(۲) ﴿ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴾

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خدا کے پیغمبرؐ جو پاک اوراق پڑھتے ہیں۔ جن میں مستحکم (آیتیں) لکھی ہوئی ہیں۔"

چار مرتبہ یہ لفظ قرآن کریم میں گذشتہ انبیائے کرام کے مقدس صحیفوں اور کتابوں کے بارے میں آیا ہے۔ دو مرتبہ الصحف الاولی کے نام سے آیا ہے۔ دو مرتبہ "صحف موسیٰ و ابراھیم" اور "صحف ابراھیم و موسیٰ" کی شکل میں آیا ہے۔

عربی ادب میں صحیفة المتلمس کا تذکرہ ملتا ہے۔ جو ایک تلمیح یا ضرب المثل کے طور پر مستعمل ہوا ہے۔ حدیث نبویؐ میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو نبی پاک ﷺ نے ایک ایک مکتوب دے کر اپنی اپنی قوم کی طرف روانہ کرنا چاہا عیینہ بن حصن نے تو اسے اپنی پگڑی میں باندھ لیا مگر اقرع بن حابس نے کہا:

"یا محمد ﷺ أترانی حاملا الی قومی کتابًا لاأدری مافیه کصحیفة المتلمس" (1)

"اے محمد ﷺ میں اپنی قوم کی طرف جو خط لے کر جارہا ہوں مجھے نہیں معلوم اس میں کیا ہے۔ کہیں یہ متلمس کے صحیفہ کی طرح تو نہیں ہے"

راقم الحروف نے اپنے اس مقالے میں "صحیفہ" سے مراد وہ دستاویز یا تحریر لی ہے جس میں محمد ﷺ کا قول، فعل یا تقریر موجود ہو۔ یہ تحریر ایک صفحہ کی بھی ہو سکتی ہے اور کئی صفحات پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ اس میں بے شمار احادیث موجود ہوں بلکہ اگر اس میں ایک ہی حدیث موجود ہو تو ہم نے اسے بھی صحیفہ ہی شمار کیا ہے۔ تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمایئے۔

وما توفیقی الا باللہ

صحائف صحابہؓ

۱- ابوامامہ الباھلی، صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ (۱۰ق ھ تا ۸۱ھ)

آپ علم حدیث کی کتابت کیا کرتے تھے۔ حسن بن جابر نے ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا علم حدیث کو قلمبند کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (1)

پروفیسر محمد الاعظمی فرماتے ہیں کہ غالب گمان یہ ہے کہ قاسم شامی آپ سے احادیث نبویہ لکھا کرتے تھے۔ (2)

۲- ابوایوب انصاری، خالد بن زید رضی اللہ عنہ (المتوفی ۵۲ھ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے کو کچھ احادیث نبویہ لکھ کر بھیجی تھیں۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے میری طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط لکھا کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث سنیں۔[3]
ایوب بن خالد بن ایوب اپنے دادا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک سو بارہ احادیث روایت کیا کرتے تھے۔[4]
پروفیسر اعظمی فرماتے ہیں کہ غالب گمان یہ ہے کہ یہ ایک "صحیفہ" تھا لیکن صحیفہ قلمبند کرنے والے کا نام ہمیں معلوم نہیں۔[5]

۳۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ (۵۱ق ھ تا ۱۳ھ)

بے شمار محققین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کتابت حدیث پر دلائل پیش کیے ہیں۔ امام حاکمؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت بیان کی ہے:

"میرے والد صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے پانچ سو احادیث جمع کی تھیں۔ ایک رات آپؓ نے بڑے اضطراب میں گزاری مجھے اس کا بہت دکھ ہوا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا۔ کیا آپ کسی تکلیف کی وجہ سے کروٹیں بدل رہے ہیں، یا آپ کو کوئی صدمہ پہنچا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! تمہارے پاس جو احادیث ہیں، وہ لے آؤ۔ میں انہیں لائی تو آپؓ نے آگ منگوا کر انہیں جلا دیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے انہیں کیوں جلایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہوا کہ یہ احادیث میرے پاس ہوں اور میں اسی حال میں مرجاؤں۔ ان میں ایسی احادیث بھی ہیں جو کسی ایسے شخص سے مروی ہیں جس کو میں ایماندار اور ثقہ خیال کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اس نے صحیح بیان نہ کی ہوں اور میں آگے اسے نقل کردوں جو کہ بہت بڑا گناہ ہے"

امام ذہبیؒ کہتے ہیں: یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم[6] حاکم کی اس روایت پر حافظ ابن کثیرؒ "مسند صدیق" کے تحت لکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کچھ احادیث باقی رہ گئی ہوں جو مجھے نہیں ملیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوتا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پوشیدہ نہ رہتی اور وہ کہتے کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتا ہوں، میں نہیں جانتا شاید میں اس حدیث کو حرف بہ حرف نہیں بیان کر سکتا۔[7]

اسی روایت کو مد نظر رکھ کر ابوریہ نے احادیث نبویہ کی عدم کتابت پر دلیل پکڑی ہے۔ جو کہ صحیح نہیں ہے۔ جس کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ اس حدیث پر بڑے بڑے علمائے حدیث نے تنقید کرکے اسے ضعیف قرار دیا ہے مثلاً امام ذہبیؒ، ابن کثیرؒ اور دوسرے لوگ۔[8]

اس کتاب میں ابن کثیرؒ کا کلام نقل کرکے جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں (یہ حدیث اس طریقے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے غریب ہے۔ علی بن صالح غیر معروف ہے) ابو ریہ کے دلائل کے لئے ملاحظہ ہو۔ "الأضواء علی السنة المحمدیة" (ص ۲۳ تا ۲۴) یہاں اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت کو بغدادیؒ نے " تقیید العلم" میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

۲۔ اس کی سند میں علی بن صالح ہے جو کہ غیر معروف ہے۔ المعلمی کہتے ہیں: اس سند میں مزید ایسے لوگ بھی ہیں جن کے بارے میں تنقید کی جاتی ہے۔ (۹)

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی "کتابت حدیث" صحیح روایات سے ثابت ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے یہ احادیث دوسروں کو بھی عطا کی ہیں جیسا کہ عنقریب بحث ہوگی۔

۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ جب انہوں نے احادیث جمع کرنے کا ارادہ کیا تو انہیں اپنے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین کسی واسطے کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر مزید یہ کہ اگر کوئی روایت صحیح ہو تو اس کا لکھنا تو زیادہ ضروری تھا۔ نہ کہ ترک کردینا۔ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کتابت حدیث سے مطلق منع فرماتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھتے ہی کیوں؟ لطف کی بات یہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے انؓ کی احادیث کا صحیفہ ہو اور انہیں معمولی سا بھی علم نہ ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ آپؓ نے جو لکھی ہوئی احادیث جلائی ہیں وہ اس وجہ سے نہیں جلائیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھنے سے منع فرمایا تھا، بلکہ کسی غلطی میں مبتلا ہوجانے کے خوف سے آپؓ نے یہ قدم اٹھایا۔ لہٰذا اس روایت کی بنا پر کتابت کی ممانعت پر استدلال پکڑنا صحیح نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں صحابہؓ کو احادیث لکھتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ جیسا کہ امام احمدؒ نے عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کی حدیث بیان کی ہے کہ راشد الحبرانیؒ فرماتے ہیں:

> میں عبداللہؓ بن عمرو بن العاص کے پاس آیا اور ان سے کہا جو کچھ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ہمیں بیان کرو۔ تو انہوں نے میرے سامنے ایک صحیفہ رکھ دیا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے املاء کرایا ہے۔ میں نے اس کو پڑھا، اس میں لکھا تھا:
>
> "ان أبابكر الصديق قال: يارسول الله علمني ماأقول إذا أصبحت وإذا أمسيت فقال له......" (۱۰)
>
> "اے اللہ جل شانہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میں صبح اور شام کیا پڑھا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:......"

غالب گمان یہ ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن العاص نے یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے املاء کی ہوگی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت سامنے بیٹھے ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحرین کے گورنر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو صحیفہ لکھا جس میں صدقہ کے فرائض تھے جو نبی پاک ﷺ نے مسلمانوں پر عائد کئے تھے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اسی صحیفے کی نقل تھی جو نبی پاک ﷺ نے صدقات کے بارے میں لکھوایا تھا۔[11]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین کی طرف بھیجا تو میرے لئے یہ وثیقہ لکھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم، ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ ﷺ علی المسلمین"[12]

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاصؓ کی طرف خطبے (خطوط) بھیجے جن میں آنحضور ﷺ کی احادیث تھیں[13]

۴۔ ابوبکرؓ الثقفی نفیع بن مسروح (المتوفی ۵۱ھ)

ان کا ایک بیٹا سجستان کا قاضی تھا۔ اس کی طرف آپ نے کچھ خطوط لکھے۔ ان میں وہ احادیث تھیں جن میں قضاۃ کے بارے میں احکامات تھے۔[14]

۵۔ ابو رافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ (المتوفی ۴۰ھ سے قبل)[15]

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام کہتے ہیں کہ ابو رافعؓ نے مجھے ایک صحیفہ دیا۔ جس میں نماز کے شروع کرنے کے بارے میں احکامات تھے۔[16]

جن لوگوں نے آپ سے احادیث لکھیں، ان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں سلمی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تختیاں ہیں جن پر وہ افعال رسول ﷺ کو ابو رافعؓ سے سن کر لکھ رہے تھے۔[17]

۶۔ ابو سعید خدریؓ، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (المتوفی: ۷۴ھ)

آپ سے آپ کے شاگرد تدوین حدیث کی ممانعت بیان کرتے ہیں۔[18]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ......"[19]

لیکن ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے احادیث نبویہ اپنے لئے لکھی تھیں۔ کیونکہ خطیب بغدادیؒ نے "تقیید العلم" میں آپ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"ماکنا نکتب شیئا غیر القرآن والتشھد"[20]

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے کچھ احادیث نبویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لکھی تھیں۔ ابو نضرۃ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: خرید و فروخت کیسے ہونی چاہیئے؟ تو انہوں نے کہا: ہاتھوں ہاتھ ہونی چاہیئے۔ میں نے کہا: اچھا، تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کوئی حرج نہیں۔ اس کے بعد میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات بتائی تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کی طرف لکھوں گا کہ وہ آپ کو ایسا فتویٰ نہ دیں۔[۲۱]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو چیز بھی لکھیں ۔۔۔ وہ حدیث ۔۔۔ ہی ہوگی۔

۷۔ ابو شاہ (یمن کے ایک صحابیؓ)

جب نبی پاک ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ دوران خطبہ یمن کا ایک آدمی ابو شاہ کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ مجھے لکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکتبوا لأبی شاہ "ابو شاہ کو یہ چیزیں لکھ دو"۔[۲۲]

۸۔ ابو موسیٰ الاشعری، عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ (المتوفی ۴۲ھ)

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ احادیث نبویہ کی کتابت کیا کرتے تھے اور پھر اپنے شاگردوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنے شاگرد کی احادیث کو معارضہ کرتے وقت مٹا دیا تھا۔[۲۳] لیکن ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں احادیث نبویہ بھی تھیں۔ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ آئے تو انہوں نے ابو موسیٰ کی طرف خط لکھا تھا جس کے جواب میں ابو موسیٰؓ نے لکھا۔ "ان رسول اللہ ﷺ کان یمشی......."[۲۴]

محمد الاعظمی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے اس کے علاوہ ملاحظہ ہو: "جامع الأصول فی أحادیث الرسول" ج-۸، ص:۷۰۴، البیہقی، السنن الکبریٰ ج۱، ص:۹۳[۲۵]

۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ الدوسی (۱۹ق ھ تا ۵۹ھ)

آپ رضی اللہ عنہ بہت بڑے امام، مجتہد، حافظ حدیث اور رسول اللہ ﷺ کے عظیم صحابی تھے۔ آپ کو یمانی بھی کہا جاتا ہے اور صحابہ کرام میں ثقہ محدث کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے آپؓ کے حق میں حافظہ کی دعا کی تھی۔[۲۶]

ابتدا میں آپؓ کے سامنے کوئی کتاب نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ آپؓ سے روایت ہے کہ:

"حدیث رسول ﷺ کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ سوائے عبداللہؓ بن عمرو کے۔ کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے احادیث لکھا کرتے تھے اور دل میں محفوظ رکھتے تھے۔ لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دل میں محفوظ رکھتا تھا۔ ہاتھ سے نہیں لکھتا تھا" (۲۷)

ایک بار آپ نے فرمایا: "ان ابا ھریرۃ لا یکتم ولا یکتب" (۲۸) ابوھریرہ نہ چھپاتا ہے نہ لکھتا ہے، لیکن زندگی کے آخری ایام میں آپؓ کے پاس بہت سی کتابوں کا ذکر ملتا ہے۔ فضل بن حسن بن عمرو بن امیۃ الضمری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث بیان کیں تو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نہ مانا۔ میں نے کہا یہ حدیثیں تو میں نے آپؓ سے سنی ہیں۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو نے مجھ سے سنی ہیں تو یہ میرے پاس لکھی ہوئی ہوں گی، اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی کتابیں مجھے دکھائیں، ان میں یہ حدیث بھی مل گئی، کہنے لگے میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اگر یہ حدیث میں نے بیان کی ہے تو میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوگی۔" (۲۹)

ابن عبدالبرؒ نے اس روایت پر اعتراض کیا ہے کہ یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو لکھا کرتے تھے اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نہیں لکھا کرتے تھے۔

کیونکہ اھل حدیث کے نزدیک سند کے لحاظ سے نہ لکھنے والی حدیث زیادہ بہتر ہے۔ (۳۰) لیکن ہمارے نزدیک ان دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ عبداللہؓ بن عمرو حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی احادیث لکھا کرتے تھے اور اس وقت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نہیں لکھتے تھے۔ لیکن بعد میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیثیں لکھ کر محفوظ کرلی ہوں گی۔ کیونکہ شاید انہوں نے یہ سمجھا ہو کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ حافظہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح دونوں روایات میں تطبیق ممکن ہے۔

یہاں ایک اور روایت بھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کتب احادیث تھیں۔ بشیرؒ بن نہیک کہتے ہیں میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا تھا، ان سے کتابیں لیتا تھا، ان کو نقل کرکے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو سناتا تھا۔ پھر میں کہتا: کیا میں نے یہ آپ سے سن لی ہیں؟ تو آپؓ فرماتے ہاں۔ (۳۱) اس روایت کی سند میں بھی لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ لیکن بشیرؒ بن نہیک نے واقعی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث لکھی ہیں اور اپنے لئے ایک مجموعہ تیار کیا اور پھر انہیں آگے بیان کرنے کے لئے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اجازت بھی لی۔ یہ بات کئی طرق سے ثابت ہے۔ جیسا کہ عنقریب دیکھیں گے۔

جن لوگوں کے پاس ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے لکھی ہوئی احادیث تھیں، وہ درج ذیل ہیں:

(i) ابوصالح السمان: آپ کے پاس ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک نسخہ تھا۔ ابن جوزیؒ کہتے ہیں: بخاری نے سہیل بن صالح کی روایت ترک کردی ہے، کیونکہ یہ اپنے باپ سے "سماع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ" کے بارے میں مشکوک ہے۔ امام مسلمؒ نے ان پر اعتماد کیا ہے۔ کبھی تو یہ اپنے بھائی "عن أخیہ
عن أبیہ" سے روایت کرتے ہیں اور کبھی عبداللہؒ بن دینار سے روایت کرتے ہیں اور کبھی "عن
الاعمش عن أبیہ" سے روایت کرتے ہیں۔ اگر ان کی "سماع صحیفہ" کے بارے میں حقیقت ہوتی تو وہ
سب کا سب اپنے باپ سے ہی روایت کرتے۔ مگر وہ کئی آدمیوں سے روایت کرتے ہیں[۳۲]

ابن حجرؒ فرماتے ہیں: وہ حضرات جن کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور بخاریؒ ان کی روایات
بیان کرنے میں منفرد ہیں، ان کی احادیث کثرت سے تخریج نہیں ہوئیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے
پاس کوئی بڑا نسخہ تھا، جس کو وہ تمام کا تمام یا اکثر بیان کرتے۔ مگر وہ عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کے سلسلہ سے بیان ہوا ہے۔ بخلاف امام مسلمؒ کے انہوں نے ان کے نسخے کا اکثر و بیشتر حصہ روایت کیا
ہے۔ جیسے "ابو زبیر عن جابر" کا نسخہ اور "سہیل عن أبیہ" کا نسخہ۔[۳۳]

ان تمام روایات سے اس بات پر استدلال ہوتا ہے کہ ابو صالحؒ کے پاس ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا ہوا ایک صحیفہ موجود تھا۔

اعمشؒ نے ابو صالحؒ سے ایک ہزار احادیث روایت کی ہیں۔ جن کو انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
سے سنا تھا۔[۳۴] اعمشؒ کہتے ہیں کہ ابراھیم (متوفی ۹۶ھ) حدیث کے زرگر تھے۔ میں ان کے پاس حدیث
لے کر آتا تو جو حدیثیں ابو صالح عن ابی ھریرہ کے طریق سے مروی ہوتیں، وہ انہیں لکھ لیتا۔[۳۵]

(ii) **بشیر بن نہیک:** بشیرؒ کہتے ہیں میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لکھی تھی جب
میں ان سے الوداع ہونے لگا تو میں نے کہا: اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ میں نے آپ سے کتاب لکھی ہے۔
کیا میں آپ سے روایت کروں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں مجھ سے روایت کرو۔[۳۶]

(iii) **سعید المقبری:** ابن عجلانؒ کہتے ہیں کہ سعید مقبری ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے براہ راست
روایت کرتے تھے اور اپنے باپ کے وسیلہ سے بھی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور کبھی
"عن رجل عن أبي ھریرۃ" بھی روایت کرتے تھے۔ چونکہ اس آدمی کا نام ان کے ذہن میں خلط ملط
ہوگیا تھا، اس لئے وہ براہ راست ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر دیتے تھے۔[۳۷]

ابن حبانؒ نے اس قصے پر یہ کہہ کر تعلیق لگائی ہے کہ یہ کوئی سقم نہیں جس سے کوئی
راوی کمزور ہو جائے۔ کیونکہ تمام صحیفہ فی نفسہ صحیح ہے۔[۳۸]

(iv) **عبدالعزیز بن مروان:** عبدالعزیزؒ نے کثیر بن مرۃ الحضرمیؒ کو خط لکھا کہ تم نے
اصحاب رسول ﷺ سے جو احادیث سنی ہیں، وہ لکھ کر بھیجو۔ مگر ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث مت
بھیجنا کیونکہ وہ میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہیں۔[۳۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(v) عبداللہؓ بن ھرمز: انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی بعض روایات تمیم الجیشانی کی طرف لکھ کر بھیجیں۔[40]

(vi) عبیداللہؓ بن موھب القرشی: عبیداللہ کے بیٹے یحییٰ اپنے باپ کے وسیلہ سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک نسخہ بیان کرتے تھے۔ نسخے کا اکثر حصہ ٹھیک نہیں تھا۔[41] انہوں نے اپنا صحیفہ یحییٰ القطانؒ کو دیا تھا مگر وہ اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔

(vii) عقبہؓ بن ابی الحسناء: امام ذہبیؒ اپنی مشہور کتاب "المیزان" میں ان کا ترجمہ بیان کرکے لکھتے ہیں:

"حدثنا فرقد ابن الحجاج، سمعت عقبة بن ابی الحسناء سمعت أباهريرة يقول، قلت وهذه نسخة حسنة وقعت لی و غالب أحاديثها محفوظة ...."[42]

"میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا..... پھر میں نے کہا یہ خوبصورت نسخہ آپ کا مجھے ملا ہے۔ اور اس کی اکثر احادیث محفوظ تھیں"

(viii) محمدؒ بن سیرین: علی ابن المدینیؒ کہتے ہیں کہ میرے پاس محمدؒ بن سیرین کے خاندان کا ایک آدمی آیا، اس کے پاس محمدؒ بن سیرین کا وہ نسخہ تھا جو انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے لکھا تھا۔ اس نسخہ کی ابتدا میں یہ درج تھا۔

"هذا ما حدثنا أبو هريرة، قال أبوا لقاسم كذا وقال أبوا لقاسم كذا"

یہ نسخہ ایک پرانے ورقہ پر تھا اور یہ یحییٰؒ بن سیرین کے پاس تھا۔ کیونکہ وہ اپنے پاس کوئی کتاب رکھنا پسند نہیں کرتے تھے اور حدیث نبویؐ کے بالکل نیچے یہ لکھتے تھے۔ "هذا حديث أبی هريرة" اور دونوں فقروں کے درمیان فاصلہ رکھتے تھے، پھر کہتے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کہا۔ علی ابن المدینیؒ کہتے ہیں: ہر "دسویں حدیث کے بعد اس کے ارد گرد نقطے ڈالے ہوتے تھے"۔[43]

(ix) مروانؒ بن الحکم: مروان کا کاتب ابوالزعیزعہ کہتا ہے کہ مروان نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس سے حدیثیں پوچھنے لگا اور مجھے ایک پردے کے پیچھے بٹھا دیا۔ میں بھی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں لکھتا رہا۔ جب ایک سال گزر گیا تو اس نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو پھر بلایا اور مجھے پردے کے پیچھے بٹھا کر ان احادیث کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے ان احادیث پر نہ زیادتی کی اور نہ کمی کی، نہ کسی کو آگے کیا اور نہ پیچھے کیا۔[44]

(x) ھمامؒ بن منبہ: آپ کے پاس ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک صحیفہ تھا۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے اس کی تحقیق کرکے کئی بار چھپوایا ہے۔ اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ دمشق سے یہ نسخہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المجمع العلمی العربی نے شائع کیا۔(۴۵)

۱۰۔ ابو ھند الداری رضی اللہ عنہ

آپ سے امام مکحول نے احادیث لکھی ہیں۔(۴۶)

۱۱۔ ابی بن کعب بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ (المتوفی ۲۲ھ)

آپ صحابہؓ میں سب سے بڑے قاری بلکہ سید القراء تھے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ آپ کی بڑی تکریم کرتے تھے، آپ کا رعب مانتے تھے اور آپ سے فتویٰ طلب کیا کرتے تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو کہا "الیوم مات سید المسلمین"(۴۷)

آپ سے ابوالعالیہ" رفیع بن مہران روایت کرتے ہیں نیز ایک بہت بڑا نسخہ تفسیر میں بھی روایت کرتے ہیں۔(۴۸)

۱۲۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (المتوفیہ ۴۰ھ کے بعد)

آپ پہلے جعفرؓ بن ابی طالب کی بیوی تھیں۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے شادی کی۔ ان کے بعد علیؓ ابن ابی طالب سے شادی کی اور سب سے اولاد(۴۹) ہوئی۔ آپؓ کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث تھیں۔(۵۰)

۱۳۔ اسید ابن حضیر الانصاری رضی اللہ عنہ (المتوفی ۲۰-۲۱ھ)

آپ مروان" بن حکم کی خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ نے احادیث نبویہ لکھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے قضایا بھی لکھے اور انہیں مروان کی طرف بھیجا۔ مسند احمد میں ذکر ہے کہ اسید بن حضیرؓ یمامہ کے گورنر تھے۔ مروان نے ان کی طرف خط لکھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم بھیجا ہے کہ جس آدمی کی کوئی چیز چوری ہوگئی ہو اور جب وہ چوری پکڑ لی جائے تو اس کی قیمت کا وہ حقدار ہوگا۔ اسیدؓ بن حضیر کہتے ہیں میں نے مروان کی طرف لکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ دیا تھا اور یہی فیصلہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

۱۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ (۱۰ق ھ تا ۹۳ھ)

آپ بہت بڑے امام، مفتی اور قاری تھے۔ محدث اور راویہ۔ الاسلام ہیں۔ آپ کی کنیت، ابوحمزہ الانصاری ہے۔(۵۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ آپؓ کی والدہ نے آپؓ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں نذر کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ نے نہ کبھی مجھے مارا، نہ برا بھلا کہا۔ اور نہ میرے سامنے ناپسندیدگی کا کبھی اظہار کیا۔(۵۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ کی کتابت بہت اچھی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپؓ کو بحرین کی طرف صدقات اکٹھا کرنے کی خاطر بھیجا تھا۔ آپؓ بہت عرصہ تک حیات رہے۔ حتیٰ کہ پہلی صدی ہجری کے آخر میں وفات پائی۔ اس دور میں اصحاب رسول کا ایک چھوٹا سا گروہ موجود تھا۔ لہٰذا آپؓ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تھی۔ امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ "التہذیب" کے مصنف نے دو سو انسانوں کا ذکر کیا ہے جو حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ (۵۳) اور تقریباً ۱۵۰ھ کے بعد تک حضرت انسؓ کے ثقہ اصحاب موجود رہے اور ایک سو نوے (۱۹۰ھ) تک آپؓ کے ضعیف اصحاب زندہ رہے۔ اس کے بعد ایسے لوگ رہے جن کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور ان کی احادیث پھینک دی جائیں گی جیسے ابراہیم بن ہدبہ اور دینار ابومکیس، خراش بن عبداللہ اور موسیٰ الطویل۔ یہ حضرات دو سو ہجری کے بعد کچھ مدت زندہ رہے۔ مگر ان کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (۵۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو بھی حدیث کی کتابت پر ترغیب دیا کرتے تھے۔ ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے اے بیٹو!

"علم کو کتابت کے ذریعے مقید کرلو" (۵۵)

آپؓ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے "کہ ہم اس شخص کے علم کو علم نہیں سمجھتے جو اس کو لکھتا نہیں" (۵۶) آپؓ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ عتبانؓ بن مالک کی احادیث لکھا کرے۔ آپؓ فرماتے ہیں مجھے محمودؓ بن الربیع نے عتبانؓ بن مالک سے حدیث بیان کی۔ جب میں مدینہ آیا تو عتبان سے ملا۔ میں نے پوچھا: آپ کی فلاں حدیث مجھے ملی ہے...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث بہت پسند آئی۔ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسے لکھ لو۔ اس نے لکھ لی۔ (۵۷)

بعض روایات میں آیا ہے کہ آپؓ کے پاس بہت سی کتابیں تھیں۔ ابو عمروؒ بن ھبیرہ کہتے ہیں جب حضرت انسؓ بن مالک حدیث بیان کرنے بیٹھتے اور لوگ آپؓ پر ہجوم کر آتے تو پھر اپنی کتابیں لے آتے اور انہیں سامنے ڈال کر کہتے یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے رسول پاک ﷺ سے سنی ہیں اور لکھی ہیں اور پھر ان کے سامنے پیش بھی کی ہیں۔ (۵۸) امام ذہبیؒ اس کے بارے میں کہتے ہیں: "یہ بات صحت سے بہت دور ہے"۔ (۵۹)

آپؓ اپنے شاگردوں کو حدیثیں املاء کراتے تھے اور وہ آپؓ کی مجلس میں احادیث لکھا کرتے تھے۔ ابن سنانؒ کہتے ہیں کہ ہم اہل انبار نے ایک وفد بنایا اور واسط میں حجاجؒ بن یوسف سے ملے تاکہ اس کے گورنر ابن الرفیل کے ظلم کی شکایات بیان کریں۔ میں اس کے دفتر میں داخل ہوا تو ایک شیخ کو دیکھا اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھ کر احادیث لکھ رہے تھے۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا گیا کہ یہ انسؓ بن مالک ہیں۔(٦٠)

وہ اصحاب جن کے پاس حضرت انسؓ کی لکھی ہوئی احادیث تھیں:

١۔ "واسط" میں آپؓ کے شاگردوں کی ایک اچھی خاصی تعداد تھی۔(٦١)

٢۔ انسؒ بن سیرین، آپ فرماتے ہیں: مجھے انسؓ بن مالک نے بلوایا۔ میں نے کچھ دیر کردی، پھر انہوں نے پیغام بھجوایا تو میں ان کے پاس آیا انہوں نے کہا: میرا یقین ہے کہ اگر میں تمہیں حکم دوں کہ تم اس پتھر کو چبا ڈالو صرف میری رضا کی خاطر تو تم ضرور ایسا کرو گے۔ میں نے تمہارے لئے اپنا ایک خاص عمل پسند کیا ہے۔ تم اسے ناپسند کر رہے ہو، میں تمہارے لئے حضرت عمرؓ کی سنتیں لکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: مجھے لکھ دیں۔ چنانچہ آپؓ نے لکھ دیں۔(٦٢)

٣۔ ثمامہؒ بن عبید اللہ بن انس: آپ کے پاس حضرت انسؓ کی "کتاب الصدقات" تھی۔(٦٣)

٤۔ حمید الطویلؒ: الجماز نے خالد بن الحارث سے حدیث لکھنا چاہی، چنانچہ وہ "حمید" کی کتاب جو انہوں نے حضرت انسؓ سے لکھی تھی، لکھواتے تھے۔(٦٤)

٥۔ سلیمان التیمیؒ: احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں: کہ یحییٰؒ بن سعید تیمی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کے پاس حضرت انسؓ کی چودہ احادیث لکھی ہوئی تھیں، لیکن یحییٰؒ بن سعید ان کے حالات بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ تیمی کا نسخہ ضائع ہو گیا ہے۔(٦٥)

٦۔ عبدالملکؒ بن عمیر: ان کے پاس بھی حضرت انسؓ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں۔(٦٦)

٧۔ کثیرؒ بن سلیم الراوی: جبارۃؒ بن مغلس الحمانی، کثیرؒ بن سلیم کا ایک نسخہ روایت کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت انسؓ سے لکھا تھا۔(٦٧)

حضرت انسؓ سے مروی غیر ثقہ نسخے:

١۔ ابانؒ بن ابی عیاش: ان کے پاس حضرت انسؓ کا ایک نسخہ تھا۔(٦٨)

٢۔ ابراہیمؒ بن ہدبہ: حاکمؒ کہتے ہیں کہ جعفر بن ابان الھاشمی روایت کرتے ہیں: ہم سے ابوہدبہ ابراہیم بن ہدبہ حضرت انسؓ سے ایک نسخہ روایت کرتے ہیں اور یہ نسخہ ہمارے پاس اسی سند سے مروی ہے۔(٦٩)

٣۔ خالدؒ بن عبید البصری: ابن حبانؒ "کتاب الضعفاء" میں کہتے ہیں: حضرت انسؓ سے ایک موضوع نسخہ مروی ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔(٧٠)

٤۔ خراشؒ بن عبداللہ: یہ حضرت انسؓ بن مالک کے خادم تھے۔ ان کے پاس بھی آپؓ کا ایک نسخہ تھا۔(٧١)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- دینارؒ بن عبداللہ الاحوازی: آپ کے پاس حضرت انسؓ کا ایک نسخہ تھا۔ (۷۲)

۶- الزبیر بن عدی: آپ ثقہ راوی ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایات بیان کرتے ہیں، لیکن انہی سے بشیر بن الحسین ایک موضوع نسخہ روایت کرتے ہیں۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں:

"اس نسخہ میں تقریباً ایک سو پچاس احادیث تھیں"۔ (۷۳)

پروفیسر محمد اعظمی کہتے ہیں: "یہ نسخہ مکتبہ ظاہریہ، دمشق میں محفوظ تھا۔ میں نے اپنے ایک مضمون میں اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے"۔ (۷۴)

۷- عبداللہؒ بن دینار: ان کے پاس حضرت انسؓ کا ایک بہت بڑا نسخہ تھا۔ (۷۵)

۸- العلاءؒ بن زید: ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ "یہ حضرت انسؓ سے ایک موضوع نسخہ روایت کرتے ہیں" (۷۶)

۹- موسیٰؒ بن عبداللہ الطویل: ان کے پاس بھی ایک موضوع نسخہ تھا۔ (۷۷)

۱۵- البراء بن عازبؓ (المتوفی: ۷۲ھ)

آپؓ کے شاگرد آپؓ کی مجلس میں احادیث لکھا کرتے تھے۔ وکیعؒ کہتے ہیں:

"میرے والد صاحب عبداللہؒ بن حنش سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازبؓ کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ ان کے پاس سرکنڈوں سے اپنی ہتھیلیوں پر احادیث لکھ رہے تھے"۔ (۷۸)

۱۶- جابر بن سمرۃؓ (المتوفی: ۷۴ھ)

آپؓ نے احادیث نبویہ لکھیں اور انہیں عامرؓ بن سعد کی طرف بھیجا۔ یہ عامرؒ بن سعد بن ابی وقاص ہیں، کہتے ہیں: میں نے جابرؓ بن سمرۃ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جو کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ مجھے بھی بتائیں تو انہوں نے میری طرف احادیث لکھ کر بھیجیں۔ (۷۹)

۱۷- جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ (۱۶ق ھ تا ۷۸ھ)

آپؓ بہت بڑے امام، فقیہ اور اپنے عہد میں مدینہ کے مفتی تھے۔ آپؓ نے نبی ﷺ سے بہت زیادہ علم نافع حاصل کیا تھا۔ (۸۰) آپ مدینہ میں فوت ہونے والے آخری صحابیؓ ہیں۔ (۸۱) ابتدائی مولفین حدیث سے ہیں۔ حج کے بارے میں آپ نے ایک چھوٹا سا "منسک" لکھا تھا۔ جس کو امام مسلمؒ نے مکمل طور پر نقل کردیا ہے۔ (۸۲)

وہ لوگ جن کے پاس آپؓ کی لکھی ہوئی احادیث تھیں

۱- ابو سفیانؒ: وکیع کہتے ہیں میں نے شعبہؒ سے سنا: وہ کہتے تھے کہ ابو سفیان جو جابر سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات بیان کرتے ہیں وہ ایک صحیفہ سے ہیں۔ [83]، ابو سفیانؒ کی جابرؓ سے سماعت کو امام بخاریؒ نے ثابت قرار دیا ہے۔ [84]

۲۔ الجعدؒ بن دینار، ابو عثمان: بخاریؒ کہتے ہیں کہ قتادہ، ابوبشر اور جعد ابو عثمانؒ سلیمان بن قیس کی کتاب روایت کرتے ہیں۔ [85] جو کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے لکھی تھی۔

۳۔ الحسن البصریؒ: ابو حاتمؒ کہتے ہیں: حسن بصریؒ جابر سے کتاب روایت کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے حضرت جابرؓ کو پایا تھا۔ [86]

۴۔ سلیمانؒ بن قیس الیشکری: آپ ۷۰ھ اور ۸۰ھ کے درمیان فوت ہوئے۔

سلیمانؒ بن حرب کہتے ہیں: کہ سلیمانؒ الیشکری ایک سال مکہ میں ٹھہرے اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ کے پاس رہے۔ ان سے ایک صحیفہ لکھا۔ آپ بہت جلد فوت ہوگئے تھے۔ لیکن صحیفہ آپ کی اولاد کے پاس موجود رہا۔ [77] ہمام بن یحییٰؒ کہتے ہیں کہ: سلیمان الیشکری کی والدہ نے سلیمان کا نسخہ پیش کیا۔ وہ ثابت، قتادہ، ابوبشر، حسن اور مطرف کے سامنے پڑھا گیا۔ ان سب نے اس کو مکمل روایت کیا ہے۔ لیکن ثابت نے اس سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ [88]

۵۔ عامر شعبیؒ: ابو حاتمؒ کہتے ہیں: سلیمان الیشکری نے حضرت جابرؓ کی مجلس اختیار کی۔ آپ سے احادیث سنیں اور ان کو ایک صحیفہ میں لکھا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو یہ صحیفہ ان کی بیوی کے پاس موجود تھا اور یہی صحیفہ ابوؒ الزبیر، ابوؒ سفیان اور الشعبیؒ نے جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت قتادہؒ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ [89]

۶۔ عبداللہؒ بن عقیل: آپ کہتے ہیں: میں، محمد بن علی ابو جعفر اور محمد بن الحنفیہ سب جابرؓ بن عبداللہ کے پاس جایا کرتے تھے۔ ہم ان سے "سنن رسول ﷺ" اور "صلوۃ رسول ﷺ" کے بارے میں احادیث پوچھا کرتے تھے۔ ہم وہ احادیث لکھ لیتے تھے اور آپؓ سے علم حدیث سیکھتے بھی تھے۔ [90]

۷۔ عطاءؒ بن ابی رباح: آپ کے پاس بھی حضرت جابرؓ کی احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں۔ [91]

۸۔ قتادہؒ: آپؒ کے پاس بھی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے حضرت جابرؓ کی لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں۔ [92]

۹۔ مجاہدؒ: ابن سعدؒ کہتے ہیں: کہ علمائے حدیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہدؒ حضرت جابرؓ کے صحیفہ سے روایات بیان کرتے تھے۔ [93]

۱۰۔ مطرفؒ: سلیمانؒ بن قیس الیشکری کے حوالے میں آپ کا ذکر آچکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ محمدؒ بن الحنفیہ: آپ کا حوالہ عبداللہؓ بن عقیل کے تحت آچکا ہے۔

۱۲۔ محمدؒ بن علی ابو جعفر: آپ کا ذکر بھی عبداللہؓ بن عقیل کے تحت آچکا ہے۔

۱۳۔ محمدؒ بن مسلم ابوالزبیر: امام لیثؒ فرماتے ہیں میں ابوالزبیر کے پاس آیا تو اس نے مجھے دو کتابیں دیں۔ میں نے اس سے پوچھا کیا یہ سب تو نے جابرؓ سے سنی ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ اس میں کچھ احادیث وہ ہیں جو میں نے جابرؓ سے سنی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ان سے نہیں سنیں۔ تو انہوں نے دونوں قسم کی احادیث کو واضح طور پر فرق کرکے بتایا۔ (۹۴) ایک اور روایت میں ہے کہ امام لیثؒ ابوالزبیرؒ کے پاس آئے۔ انہوں نے کچھ کتابیں نکال کر دکھائیں۔ لیثؒ نے پوچھا کیا یہ سب تو نے جابرؓ سے سنی ہیں؟ اس نے کہا دوسروں سے بھی سنی ہیں۔ لیثؒ نے کہا مجھے جابرؓ والی احادیث بتائیں تو انہوں نے ایک صحیفہ نکال کر دیا۔ (۹۵)

۱۴۔ وھبؒ بن منبہ: آپ سے آپ کا بیٹا معقل ایک صحیفہ روایت کرتا ہے۔ امام یحیٰؒ ابن معین انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آدمی سچا تھا اور جو صحیفہ یہ وھبؒ سے حضرت جابرؓ کا روایت کرتا ہے وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو کوئی کتاب انہیں کہیں اور سے ملی تھی کیونکہ وھبؒ نے حضرت جابرؓ سے سماع نہیں کیا۔ (۹۶) لیکن پروفیسر محمد اعظمی بیان کرتے ہیں کہ ابن خزیمہؒ نے اپنی صحیح میں یہ بیان کیا ہے کہ وھبؒ کا سماع حضرت جابرؓ سے ثابت ہے۔ (۹۷)

۱۸۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ (المتوفی:۵۴ھ)

ابو اسحاقؒ کہتے ہیں کہ جریر بن عبداللہؓ آرمینیا کی طرف بھیجے گئے لشکر میں تھے۔ وہاں انہیں سخت بے سروسامانی اور بھوک نے آن لیا۔ تو حضرت جریرؓ نے حضرت معاویہؓ کی طرف خط لکھا: انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من لم یرحم الناس لا یرحمه الله عز وجل، قال فأرسل إليه...... (۹۸)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم نہیں کرتا۔ یہ پڑھ کر حضرت معاویہؓ نے انہیں ضروریات زندگی ارسال کیں"۔

۱۹۔ حسن بن علیؓ (۳ھ تا ۵۰ھ)

آپؓ ان لوگوں کو جو احادیث حفظ نہیں کرسکتے تھے، لکھنے کا مشورہ دیتے تھے۔ محمدؒ بن ابان کہتے ہیں: حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو کہا: تم علم حاصل کرو! آج تم قوم کے نونہال ہو کل کو ان کے بزرگ بنو گے۔ تم میں سے جو حفظ نہیں کرسکتا وہ لکھ لیا کرے۔ (۹۹) حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...کے پاس اپنے والد محترم کے فتاویٰ ایک صحیفہ میں لکھے ہوئے موجود تھے۔ پروفیسر اعظمی کہتے ہیں ...یہ معلوم نہیں کہ اس صحیفہ میں احادیث تھیں یا صرف حضرت علیؓ کے فتاویٰ تھے۔[100]

عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؓ سے "خیار بیع" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک بڑا صندوق منگوایا، اس سے ایک زرد رنگ کا صحیفہ نکالا جس میں "خیار بیع" کے بارے میں حضرت علیؓ کا قول درج تھا۔[101]

۲۰۔ رافع بن خدیج الانصاریؓ (۱۲ق ھ تا ۷۴ھ)

آپؓ کے پاس چمڑے پر احادیث رسول ﷺ لکھی ہوئی تھیں۔ نافعؒ بن جبیر کہتے ہیں ایک بار مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اس میں مکہ اور اس کی حرمت کا ذکر کیا تو رافعؓ بن خدیج نے باواز بلند کہا اگر مکہ حرم ہے تو مدینہ بھی حرم ہے۔ جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے۔ اور وہ ہمارے پاس خولانی چمڑے میں لکھا ہوا موجود ہے۔[102] اشارہ بنو امیہ کے "محاصرہ مدینہ" کی طرف ہے۔

۲۱۔ زید بن ارقمؓ (المتوفی ۶۶ھ)

آپ نے بھی احادیث نبویہ لکھیں اور انہیں انس بن مالک کی طرف لکھ کر بھیجا۔ یہ اس عہد کی بات ہے جب حرہ پہاڑی کا بنو امیہ نے محاصرہ کیا تھا۔ جس میں آپ کے بچے اور خاندان ہلاک ہوگئے تھے۔ حضرت انسؓ زید کی طرف تعزیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں آپ کو اللہ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: "اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار"

"اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کی بخشش فرما"

۲۲۔ زید بن ثابت الانصاریؓ (المتوفی: ۴۵ھ)

آپؓ بہت بڑے قاری قرآن، فرائض کے ماہر اور نبی پاک ﷺ کے کاتب تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؓ کو قرآن جمع کرنے کے لئے نامزد کیا۔ آپؓ نے اس کی کڑی تحقیق کی اور اس کے جمع کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے آپ کو المصحف کی کتابت کے لئے مقرر کیا۔ کیونکہ آپؓ کو حضرت زیدؓ کے حفظ، دین اور امانت پر مکمل بھروسہ تھا۔[104]

حضرت زیدؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مجھے حکم دیا کہ تم یہودیوں کی زبان سیکھو کیونکہ میں یہودیوں کی خط و کتابت پر بھروسہ نہیں کرتا۔ چنانچہ میں نے آدھا مہینہ سے بھی کم عرصہ میں یہ زبان سیکھ لی۔[105]

آپؓ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپؓ احادیث نبویہ کی کتابت کو معارضہ کے لئے پیش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ مطلب" بن عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ ایک بار زید بن ثابتؓ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے حدیث کے بارے میں پوچھا اور ایک آدمی کو لکھنے کا حکم دیا۔ حضرت زیدؓ نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم کوئی حدیث نہ لکھیں اور اسے مٹا دیا۔[106] لیکن یاد رہے کہ مطلب کا زید سے سماع نہیں ہے۔ لہٰذا یہ سند منقطع ہے اور آگے آنے والی روایت ضعیف ہے۔ امام شعبی" سے ایک روایت اور بھی مروی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ مروان نے زید بن ثابتؓ کو بٹھایا اور ایک پردے کے پیچھے چند لوگوں کو بٹھا دیا۔ مروان حضرت زیدؓ سے حدیثیں سنتا رہا اور پردے کے پیچھے والے لوگ لکھتے رہے۔ حضرت زیدؓ کی ان پر نظر پڑ گئی۔ تو انہوں نے کہا! اے مروان! میری طرف سے معذرت ہو۔ میں تو اپنی رائے سے کہتا ہوں (یعنی میرے نزدیک جو حدیث صحیح ہے، وہ بیان کر رہا ہوں) اور ممکن ہے کہ یہ لکھنے والوں کی آراء سے مطابقت نہ رکھے۔[107] پروفیسر اعظمی کہتے ہیں کہ ہم اس توجیہ کو قبول نہیں کرتے اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس طرح انہوں نے احادیث رسول ﷺ لکھیں اسی طرح اپنی آرا بھی لکھی ہوں گی۔

لیکن زید بن ثابتؓ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کے لئے دادا کی میراث کے متعلق احادیث لکھی تھیں۔ زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب ان کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے دادا کی میراث کے بارے میں رائے دو۔ زیدؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ وحی تو نہیں ہے کہ جس میں ہم کمی بیشی کر رہے ہیں، یہ تو ایسی چیز ہے جس میں صرف تمہاری رائے مطلوب ہے۔ اگر تمہاری رائے بہتر ہو تو میں تمہارا ساتھ دوں، ورنہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضرت زیدؓ نے رائے دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ پھر ان کے پاس آئے تو حضرت زیدؓ نے کہا: میں آپ کو اپنی رائے لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ پالان کے ایک حصے پر انہوں نے لکھ دیا۔[109]

فرائض پر لکھی جانے والی یہ پہلی دستاویز تھی۔ جعفر" بن برقان کہتے ہیں: میں نے زہری" سے سنا: اگر زید بن ثابتؓ یہ فرائض نہ لکھتے تو یہ لوگوں سے ختم ہو جاتے[110] نیز حضرت قبیصہؓ حضرت زیدؓ سے فرائض روایت کرتے ہیں۔[111]

زید بن ثابتؓ کے بیٹے خارجہ آپؓ سے ایک کتاب روایت کرتے ہیں۔ اور یہی کتاب ابن خیر الاشبیلی کی مرویات میں سے ہے۔ ابن خیر" کہتے ہیں: زید بن ثابت کی کتاب "الفرائض" مجھ سے ابوبکر........ عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أبيه زيد بن ثابت کی سند سے مجھ تک پہنچی ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ طبرانی کی المعجم الکبیر میں محفوظ ہے۔[112]

وہ لوگ جن کے پاس حضرت زیدؓ کی احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(i) ابو قلابہؒ: جریرؒ نے ایوب کو ابو قلابہ کی کتاب سنائی- اس میں لکھا تھا:

"ان زید بن ثابت کان یرقی" [113] (زید بن ثابتؓ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے)

(ii) کثیرؒ بن الصلت: حضرت قتادہؒ حضرت کثیرؒ بن الصلت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ زید بن ثابتؓ کے سامنے احادیث لکھا کرتے تھے- [114]

(iii) کثیرؒ بن افلح: کثیرؒ بن افلح کہتے ہیں: "کنا نکتب عند زید بن ثابتؓ" [115]

(ہم زید بن ثابت کے پاس حدیث لکھا کرتے تھے)

۲۳- سبیعة الاسلمیةؓ

یہ سعدؓ بن خولہ کی بیوی تھیں- آپؓ بھی نبی پاک ﷺ سے روایات کرتی ہیں- [116] آپؓ نے بعض تابعینؒ کے لئے حدیثیں لکھیں- جن تابعین نے آپؓ سے حدیثیں لکھیں ان میں ایک عبداللہؒ بن عتبہ ہیں- عامرؒ کہتے ہیں: کتبت سبیعة الاسلمیة الی عبداللہ بن عتبة تروی عن النبی ﷺ .... [117]

"سبیعہ الاسلمیہؓ نے عبداللہؒ بن عتبہ کی طرف نبی پاک کی طرف سے احادیث لکھیں"

۲- عمرؒ بن عبداللہ بن ارقم: ابن شہابؒ کہتے ہیں، مجھ سے عبید اللہؒ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ اس کے باپ نے عمرؒ بن عبداللہ بن الارقم الزہری کی طرف خط لکھا کہ وہ سبیعہؓ بنت الحارث الاسلمیہ کے پاس جائے اور ان سے احادیث لکھے اور وہ جوابات بھی لکھے جو انہوں نے نبی پاک ﷺ سے مختلف سوالات کرکے پوچھے تھے- عمر بن عبداللہ بن ارقم نے عبداللہ بن عتبہ کی طرف لکھا: ان سبیعة بنت الحارث أخبرته........ [118] "سبیعہؓ بنت الحارث نے ان کو خبر دی"

۳- عمروؒ بن عتبہ: آپ ابن مسعودؓ اور سبیعہ الاسلمیہؓ سے کتاب روایت کرتے ہیں- [119]

۴- مسروقؒ: مسروق اور عمروؒ بن عتبہ نے سبیعہؓ بنت الحارث کی طرف خط لکھا اور اس کے بارے میں پوچھا تو سبیعہؓ نے دونوں کی طرف جواب لکھا- [120]

۲۴- سعد بن عبادہ الانصاری- سید الخزرجؓ (المتوفی ۱۵ھ)

آپؓ زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب تھے- [121] آپؓ کے پاس بھی احادیث کی کتابیں تھیں- جنہیں آپؓ کے خاندان والے روایت کرتے تھے- ابن حبانؒ کہتے ہیں: اسماعیل بن عمرو بن شرجیل بن سعد بن سعد بن عبادة الانصاری الخزرجی، یہ سعید بن عمرو کے بھائی تھے- اور سعد بن عبادہ الانصاریؓ کی اچھی اچھی کتابیں رکھتے تھے- [122]

امام احمد بن حنبلؒ اپنی "مسند" میں ذکر کرتے ہیں کہ "اسماعیل بن عمرو بن قیس بن سعد بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبادۃ عن أبیہ" انہوں نے سعد بن عبادہؓ کی کتابوں میں دیکھا: ان رسول اللہ ﷺ قضی بالیمین مع الشاھد"[۱۲۳] (رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دیا)

۲۵- سلمان الفارسیؓ (المتوفی:۳۲ھ)

آپ نے ابوالدرداءؓ کی طرف احادیث نبویہ لکھ کر بھیجی تھیں۔[۱۲۴]

۲۶- السائب بن یزیدؓ (۲ھ تا ۹۲ھ)

یحییٰ بن سعید جو سائب کا شاگرد تھا، نے حضرت سائبؓ کی احادیث لکھ کر ابن لھیعۃؒ کی طرف بھیجیں۔ ابن لھیعہؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے میری طرف خط لکھا کہ انہوں نے سائبؓ بن یزید سے احادیث لکھی ہیں۔[۱۲۵]

۲۷- سمرۃ بن جندبؓ (المتوفی:۵۹ھ)

آپؓ نے کتابی شکل میں احادیث نبویہ کو جمع کیا اور وہ رسالہ جو بہت سی احادیث پر مشتمل تھا اپنے بیٹے کی طرف بھیجا۔ ابن سیرین نے اس رسالے کی بہت تعریف کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"فی رسالۃ سمرۃ إلی بنیہ علم کثیر"[۱۲۶]

(سمرہؓ نے جو رسالہ اپنے بیٹوں کی طرف لکھا اس میں بہت زیادہ علم ہے)

جن لوگوں نے آپؓ سے احادیث لکھیں

(ا) الحسن البصریؒ: آپ ان سے ایک بڑا نسخہ روایت کرتے ہیں۔[۱۲۷] علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن بصریؒ نے سمرہؓ سے سنا ہے یا کہ نہیں، لیکن اس بات میں اختلاف نہیں کہ حسنؒ بصری سمرہؓ سے ایک کتاب یا صحیفہ روایت کرتے ہیں۔ ان کے صحیفہ کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ یحییٰؒ بن سعید القطان کہتے ہیں: "فی احادیث سمرۃ التی یرویھا الحسن عنہ سمعنا انھا من کتاب"[۱۲۸] (سمرہؓ کی وہ احادیث جن کو حسنؒ روایت کرتے ہیں، ہم نے سنا ہے وہ ایک کتاب سے تھیں)

ابن عونؒ کہتے ہیں: "میں نے حسنؒ کے پاس سمرۃؓ کی کتاب دیکھی ہے اور میں نے اس کو ان کے سامنے پڑھا بھی ہے"[۱۲۹]

امام نسائیؒ کہتے ہیں: حسنؒ سمرہؓ کی کتاب سے روایت کرتے ہیں نیز حسنؒ نے سمرہؓ سے صرف عقیقہ کی احادیث سنی ہیں۔[۱۳۰]

طبرانی کی "المعجم الکبیر" میں اس کتاب کا ایک حصہ محفوظ ہے۔[۱۳۱]

۲- سلمانؒ بن سمرۃ: ان کی طرف ان کے باپ نے ایک رسالہ لکھا۔ "سنن ابوداؤد" میں اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری کتابوں میں ہمیں ان کا ذکر ملتا ہے۔ خبیبؒ روایت کرتے ہیں:

"عن سلمان بن سمرة عن أبيه سمرة انه كتب إلى ابنه: امّا بعد فان رسول الله ﷺ كان يأمرنا......"(۱۳۲)

"سلمان بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا: امابعد! بے شک رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم دیا کرتے تھے......"

طبرانی کی "المعجم الکبیر" میں اس رسالے کا ایک جزو محفوظ ہے۔(۱۳۳)

۳۔ محمدؒ بن سیرین: آپ سمرہؓ کے رسالہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔(۱۳۴)

پروفیسر الاعظمی فرماتے ہیں: لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں کہ ان کے سامنے پہلے والا رسالہ تھا یا کوئی اور لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ سمرہؓ کے رسالہ کو ضرور جانتے تھے۔(۱۳۵)

۲۸۔ سہل بن سعد الساعدی الانصاریؓ (۹ق ھ تا ۹۱ھ)

آپ سے آپ کا بیٹا عباسؒ، زہریؒ اور ابو حازمؒ بن دینار روایت کرتے ہیں۔(۱۳۶) ابو حازمؒ نے سہل بن سعد الساعدیؓ سے سنی ہوئی احادیث جمع کی تھیں۔(۱۳۷)

۲۹۔ شداد بن اوس بن ثابت الانصاریؓ (۱۷ق ھ تا ۵۸ھ)

ابو درداءؓ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "ہر امت کا ایک فقیہ ہوتا ہے اور اس امت کا فقیہ شداد بن اوسؓ ہے۔"(۱۳۸)

آپؓ نے بعض نوجوانوں کو احادیث لکھوائی تھیں۔ عبدالاعلیٰؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار شداد بن اوسؓ نے کوئی بات کی۔ ہم ہنس پڑے...... ہم نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ جونہی آپ کوئی بات کہتے ہیں، ہم ہنسے بغیر نہیں رہتے (غالباً آپؓ کی زبان میں لکنت تھی) شدادؓ نے کہا میں تمہیں ایک حدیث زاد راہ کے طور پر دیتا ہوں۔ نبی پاک ﷺ سفر و حضر میں ہمیں یہ حدیث سکھایا کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیں لکھوائی اور ہم نے لکھی۔ "اللھم انی أسئلک......"(۱۳۹)

۳۰۔ شمعون الازدی الانصاری، ابو ریحانہؓ (نزیل دمشق)

آپؓ اہل دمشق کے بڑے علماء میں سے تھے۔ آپ پہلے انسان ہیں جنہوں نے بڑے بڑے رجسٹر لکھے اور اس میں مدرج اور مقلوب احادیث لکھیں۔(۱۴۰) بنی سعد کے مولیٰ "عروۃ الاعمی" کہتے ہیں: ابو ریحانہؓ جب سمندر پر سوار ہوتے تھے تو آپ کے پاس بڑے بڑے صحف ہوتے تھے۔(۱۴۱)

۳۱۔ الضحاک بن سفیان الکلابیؓ (   )

ان کی طرف رسول اللہ ﷺ نے لکھا کہ تم اشیم الضبابی کی عورت کو اس کی دیت میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورثہ دو۔ [۱۴۲] یہی حدیث ضحاکؓ نے عمرؓ بن خطاب کو لکھی۔ سعیدؒ بن مسیب کہتے تھے: کہ دیت ور
کے لئے ہے۔ خاوند کی دیت میں سے عورت کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ ضحاکؓ بن سفیان۔
انہیں نبی پاک ﷺ کی یہ حدیث لکھ کر بھیجی: "ان النبی ﷺ ورث امراۃ اشیم الضبابی من دیۃ
زوجھا" [۱۴۳]

۳۲۔ الضحاک بن قیس الکلابیؓ (۶۴ یا ۶۵ھ میں شہید ہوئے)

ضحاکؓ نے ایک رسالہ قیسؒ بن الہیثم کی طرف لکھا اور اس میں بعض احادیث تحریر کیں
حسنؒ کہتے ہیں: ضحاکؓ بن قیس نے یزید بن معاویہ کی وفات کے وقت قیسؒ بن الہیثم کو خط لکھا
"سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ ﷺ ...." [۱۴۴]

امام احمدؒ بن حنبل نے اپنی "مسند" میں ضحاکؓ کی یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔

۳۳۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (المتوفیۃ ۵۸ھ)

آپؓ نے نبی پاک ﷺ سے بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک علم روایت کیا ہے۔ [۱۴۵] آپؓ کی
مسانید کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے۔ [۱۴۶] ہشامؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میں نے حضرت
عائشہؓ کی مجلس اختیار کی۔ میں نے آپؓ سے بڑھ کر آیات کا شان نزول جاننے والا نہیں دیکھا۔ فرائض
سنت اور شعر کا آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پایا۔ "ایام عرب" اور انساب کا آپؓ سے بڑا راوی
نہیں دیکھا۔ قضاء اور طب کا بھی آپؓ سے بڑھ کر کوئی ماہر نہیں ملا۔ [۱۴۷] آپؓ کے علم کے بارے میں
امام ذہبیؒ نے بہترین بات کہی ہے:

"لا أعلم فی أمۃ محمد ﷺ ، بل ولا فی النساء مطلقا امرأۃ أعلم منھا......."

[۱۴۸] "میں نے امت محمدیہ ﷺ میں بلکہ تمام جہانوں کی عورتوں میں آپؓ سے بڑی علم والی
عورت نہیں دیکھی"

اس میں شک نہیں کہ آپؓ قراءت جانتی تھیں، کتابت بھی جانتی تھیں، [۱۴۹] نیز لوگ اپنے
مشکل مسائل آپؓ کی طرف لکھتے تھے۔ اور آپؓ ان کے جوابات لکھ کر بھیجتی تھیں۔ [۱۵۰]

وہ لوگ جن کے پاس حضرت عائشہؓ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں

۱۔ زیادؓ بن ابی سفیان: زیاد نے امور حج کے بارے میں کچھ سوالات آپؓ کو لکھ کر بھیجے تھے اور
آپؓ نے ان کا جواب لکھ کر بھیجا تھا۔ [۱۵۱]

۲۔ عروہؓ بن الزبیر: "ہشام بن عروۃ عن ابیہ" روایت بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہؓ
نے کہا: اے بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو میری احادیث لکھتا ہے۔ پھر اُن کو دوبارہ لکھتا ہے۔ میں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ سے کہا: جب میں آپؓ سے کوئی چیز سنتا ہوں تو پھر کسی اور کے سامنے بیان کر کے دوبارہ سنتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: کیا تمہیں معانی میں کوئی اختلاف نظر آتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا: پھر لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔[152]

۳۔ معاویہ بن ابی سفیان: امام الشعبیؒ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس میں سے کچھ لکھ کر بھیجیں۔ چنانچہ آپؓ نے انہیں حدیثیں لکھ کر بھیجیں۔[153] اسی طرح حضرت معاویہؓ کے کہنے پر حضرت عائشہؓ نے مناقب عثمانؓ پر احادیث لکھ کر بھیجیں۔[154]

۳۷۔ عبداللہ بن ابی اوفیؓ (المتوفی ۸۶ھ)

آپؓ کوفہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔[155]

جن لوگوں کے پاس آپؓ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں

۱۔ سالمؒ بن ابی امیہ التیمی: آپ عبداللہؓ بن ابی اوفی سے ایک کتاب روایت کرتے ہیں۔[156] اور یہی سالمؒ عبداللہؓ بن ابی اوفی کے کاتب بھی تھے۔[157]

۲۔ سالمؒ بن ابی امیہ کا ایک دوست: ابو حیانؒ کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایک شیخ سے سنا کہ عبداللہؓ بن ابی اوفی نے عبداللہ کی طرف خط لکھا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب حروری خوارج سے جنگ لڑی جا رہی تھی۔ میں نے اس کے کاتب سے جو میرا دوست تھا، کہا: کہ یہ چیز مجھے لکھ دو۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ "ان رسول اللہ ﷺ کان یقول.........."[158]

۳۔ عمرؒ بن عبیداللہ: ان کی طرف عبداللہؓ بن ابی اوفی نے احادیث رسول ﷺ لکھیں۔[159]

۳۵۔ عبداللہ بن الزبیرؓ (۲ھ تا ۷۳ھ)

آپؓ نے اپنے قاضی عبداللہؒ بن عتبہ بن مسعود کی طرف ایک خط لکھا جس میں حضور ﷺ کی حدیث بیان کی۔[160]

۳۶۔ عبداللہ بن عباسؓ (۳ق ھ تا ۶۸ھ)

آپؓ حبر الامۃ، فقیہ العصر اور امام المفسرین ہیں۔ آپؓ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: جب کبھی مجھے پتہ چلتا کہ فلاں صحابی کے پاس حدیث ہے تو میں اس کے دروازے پر آتا اور اگر وہ دوپہر کو سو رہا ہوتا تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر لیٹ جاتا۔ ہوائیں گرد و غبار اٹھا کر میرے اوپر ڈالتیں، پھر وہ صحابی نکلتا، مجھ سے کہتا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟ آپ مجھے پیغام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج دیتے میں خود آپ کے پاس آتا۔ میں کہتا نہیں! تیرے پاس آنے کا میرا حق بنتا ہے کہ تجھ سے آکر حدیث پوچھوں۔ (۱۶۱) آپؓ کسی ایک آدمی سے حدیث سن کر مطمئن نہیں ہوتے تھے بلکہ آپؓ کہا کرتے تھے: "انی کنت لأسال عن الامرالواحد ثلاثین من أصحاب النبی ﷺ " (۱۶۲) (میں کسی ایک حدیث کے بارے میں نبی پاک ﷺ کے تیس تیس صحابہؓ سے تحقیق کرتا تھا)

سلمیٰؓ (آپؓ کی بیوی) کہتی ہیں: "میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ تختیاں دیکھیں، جن پر وہ ابو رافعؓ سے افعال رسول ﷺ لکھا کرتے تھے۔ (۱۶۳)

محمد مصطفیٰ الاعظمی کہتے ہیں: کہ آپؓ اپنے غلاموں سے بھی کتابت کروایا کرتے تھے۔ (۱۶۴)

ابن حجرؒ "الاصابۃ" میں کہتے ہیں: ابن عباسؓ ابو رافعؓ کے پاس آتے تھے اور پوچھتے کہ فلاں دن نبیؐ نے کیا کیا کام کیا تھا؟ اور ابن عباسؓ کے ساتھ ان چیزوں کو لکھنے والا بھی ہوتا تھا۔ (۱۶۵)

آپؓ کی یہ عادت تھی کہ نماز پڑھنے کے بعد آپؓ کے غلام آپؓ کے ساتھ بیٹھ جاتے، جب کسی قرآن کی آیت کی بارے میں کوئی چیز معلوم نہ ہوتی، اسے نوٹ کرلیتے۔ پھر دوسرے اصحاب رسول سے پتہ کرتے۔ (۱۶۶) آپؓ کی اس جلالت علمی کا تذکرہ موسیٰؒ بن عقبہ نے یوں کیا ہے:

"وضع عندنا کریب (مولی ابن عباس توفی ۹۸ھ) حمل بعیر اوعدل بعیر من کتب ابن عباس........" (۱۶۷) (ابن عباسؓ کے مولی کریبؒ (متوفی ۹۸ھ) نے ہمارے سامنے ابن عباسؓ کی اتنی کتابیں رکھیں جو ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر تھیں......)

الھذیلؒ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ نے مجھے کچھ مسائل دیئے کہ ابن عباسؓ سے ان کا حل پوچھوں۔ چنانچہ میرے صحیفہ میں جتنے سوالات تھے، ان سب کا جواب عبداللہ بن عباسؓ نے دیا۔ (۱۶۸) آپؓ کہا کرتے تھے: "قیدوا العلم بالکتاب" (۱۶۹)

آپؓ کبھی کبھار اپنے شاگردوں کے لئے خود لکھا کرتے تھے۔ آپؓ نے اپنے شاگرد ابنؒ ابی ملیکہ کے لئے حضرت علیؓ کے قضایا لکھے۔ (۱۷۰) جہاں تک اپنے شاگردوں کو احادیث لکھ کر دینے کا تعلق ہے تو اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ (۱۷۱) آپؓ لوگوں کو اپنی کتابیں بھی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ آخری عمر میں آپؓ کی نظر کمزور ہوگئی تھی تو کسی آدمی کو بلاتے اور وہ آپؓ کی کتابوں سے پڑھ کر سناتا۔ (۱۷۲)

جن لوگوں کے پاس آپؓ کی لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں

۱۔ ابن ابی ملیکۃ: ان کا حوالہ اوپر آچکا ہے۔ ایک جگہ یہ خود فرماتے ہیں: "کتبت الی ابن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible] قضی ......"[۱۷۳] میں نے ابن عباسؓ کی طرف خط لکھا تو [illegible] مجھے لکھا کہ نبی پاک ﷺ نے فیصلہ دیا)

۲۔ الحکمؒ بن مقسم: آپؒ نے ابن عباسؓ سے صرف چار احادیث سنی ہیں اور باقی تمام کی تمام ان کی کتاب سے روایت کی ہیں۔[۱۷۴]

۳۔ سعیدؒ بن جبیر: آپ کہتے ہیں میں ابن عباسؓ کے پاس اپنی تختیوں پر احادیث لکھتا تھا۔ جب وہ بھر جاتیں تو پھر اپنے جوتے پر لکھتا تھا۔[۱۷۵]

۴۔ علیؒ بن عبداللہ بن عباس: آپ کے پاس بھی ابن عباس کی احادیث لکھی تھیں۔[۱۷۶]

۵۔ عکرمہؒ: نے نزول قرآن کے بارے میں ابن عباسؓ کی لکھی ہوئی تفسیر بیان کی ہے۔[۱۷۷]

۶۔ عمروؒ بن دینار: آپ فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھتا نہیں تھا (شاگردوں کے ہجوم کی وجہ سے) میں کھڑے کھڑے آپؓ کی احادیث لکھا کرتا تھا۔[۱۷۸]

۷۔ کریبؒ: ان کا حوالہ اوپر ہو چکا ہے۔ علیؒ بن عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جب میں حدیث لکھنے کا ارادہ کرتا تو کریب کو لکھتا کہ مجھے فلاں فلاں صحیفہ بھیج دو۔ وہ اس کے کئی نسخے تیار کرتا اور ایک مجھے بھیج دیتا۔[۱۷۹]

۸۔ مجاہدؒ: ابنؒ ابی ملیکہ کہتے ہیں، میں نے مجاہدؒ کو دیکھا کہ وہ ابن عباسؓ سے قرآن کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کی تختیاں بھی ہوتی تھیں۔ ابن عباسؓ اسے کہتے، اسے لکھتے رہو، حتیٰ کہ وہ ساری تفسیر لکھ لیتا۔[۱۸۰]

۹۔ نجدۃؒ الحروری: یزیدؒ بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہؒ نے ابن عباسؓ کی طرف خط لکھا جس میں چند مسائل تھے۔ جب ابن عباسؓ نے خط پڑھا، میں دیکھ رہا تھا: آپؓ نے اس خط کا جواب لکھا۔[۱۸۱]

۳۷۔ عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما (۱۰ق ھ تا ۷۴ھ)

آپؓ بہت بڑے فقیہ اور علم و عمل میں "علم" کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپؓ احادیث رسول ﷺ لکھا کرتے تھے۔ اور انہیں رسائل میں جمع کرتے تھے۔[۱۸۲] ابراہیمؒ الصائغ کہتے ہیں: حدیث میں ابن عمرؓ کی بے شمار کتابیں تھیں جنہیں وہ دیکھا کرتے تھے۔[۱۸۳]

آپؓ کے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کی کتاب "الصدقہ" کا بھی نسخہ تھا اور فی الحقیقت یہ نسخہ "صدقات نبوی" کے نسخوں میں سے ایک تھا۔ امام لیثؒ کہتے ہیں کہ نافعؒ نے کہا کہ میں نے یہ نسخہ عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے کئی بار پیش کیا۔[۱۸۴]

جن لوگوں کے پاس آپؓ کی لکھی ہوئی احادیث تھیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱- جمیلؒ بن زید الطائی: آپ نے ابن عمرؓ کو دیکھا تھا اور ابن عمرؓ کی وفات کے وقت مدینہ گئے اور وہاں ادھر ادھر سے آپؓ کی احادیث اکٹھی کیں۔(۱۸۵)

۲- سعیدؒ بن جبیر: آپ فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی طرف آیا جایا کرتا تھا۔ میں دونوں سے حدیثیں سنتا اور پالان کے وسط میں لکھ لیتا۔ پھر سواری سے اتر کر کاغذ میں لکھ لیتا تھا۔(۱۸۶)

۳- عبدالعزیزؒ بن مروان: عبداللہ بن عمرؓ نے انہیں کچھ احادیث نبویہ ﷺ لکھ کر بھیجی تھیں۔(۱۸۷) یہ اس وقت کی بات ہے جب آپؒ گورنر بنے تھے۔

۴- عبدالملکؒ بن مروان: عبداللہ بن عمرؓ نے ان کے عہدہ سنبھالنے پر ان کو بھی احادیث نبویہ ﷺ لکھ کر بھیجیں۔(۱۸۸)

۵- عبیداللہؒ بن عمر: ان کے پاس بھی اپنے بھائی کی احادیث لکھی ہوئی تھیں۔(۱۸۹)

۶- عمرؒ بن عبیداللہ: آپ عمر بن عبیداللہ بن معمر ہیں۔ آپ فارس کے گورنر تھے۔ آپ نے ابن عمرؓ کو نماز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خط لکھا۔ تو ابن عمرؓ نے انہیں لکھا:

"ان رسول ﷺ اللہ کان إذا اخرج......" (۱۹۰)

۷- نافعؒ مولی ابن عمر: "مسند احمد بن حنبل" میں حدیث آئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ محرم (احرام والے) آدمی کو قمیص نہیں پہننی چاہئے اور نہ ایسا کپڑا جس میں ورس لگا ہوا ہو۔ ابن عونؒ کہتے ہیں کہ یہ نافعؒ کی کتاب میں موجود ہے۔(۱۹۱) ابن عون نافع کے شاگرد ہیں۔

امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ واقدی نے علماء کی ایک جماعت سے بیان کیا ہے کہ نافعؒ کی کتاب جو اس نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے، وہ ایک صحیفہ سے تھی اور ہم نے اسے پڑھا ہے۔(۱۹۲)

۸- عبیداللہؒ بن معمر: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے شام میں اپنے اس دوست کو بھی احادیث نبویہ ﷺ ارسال کیں۔ انہوں نے خط لکھ کر پوچھا تھا: "ہم شام میں ٹھہر چکے ہیں، ہمیں دشمن کا بھی کوئی خطرہ نہیں، ہم پر سات برس بیت چکے ہیں، ہمارے بچے بھی ہو گئے ہیں، ہم نماز کتنی پڑھا کریں؟ آپ نے جواب میں لکھا تم دو رکعات نماز پڑھا کرو" یعنی قصر کیا کرو۔(۱۹۳)

۳۸- عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما (۲۷ق ھ تا ۶۳ھ)

آپؓ بہت بڑے امام، حبر، عابد اور زاہد صحابی تھے۔(۱۹۴) آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ کرامؓ بیٹھے تھے، میں سب سے کم عمر تھا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس آدمی نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے"

جب صحابہؓ باہر نکلے تو میں نے کہا: اس حدیث کے سننے کے بعد بھی تم لوگ حدیثیں بیان کرتے ہو۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ اے بھتیجے! جو کچھ ہم نے نبی پاک ﷺ سے سنا ہے سب ایک کتاب میں محفوظ ہے۔ (۱۹۵)

آپؓ کی کتابت بھی بہت اچھی تھی اسی واقعہ سے آپؓ کو بھی "تقیید حدیث" کا شوق پیدا ہوا اور احادیث رسول ﷺ لکھنا شروع کردیں۔ آپؓ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں نبی پاک ﷺ سے جو چیز بھی سنتا، اسے لکھ لیتا تھا، تاکہ وہ محفوظ ہوجائے۔ قریش نے مجھے منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی غصہ میں ہوتے ہیں اور کبھی خوش ہوتے ہیں۔ تم ان کی ہر چیز کیوں لکھتے ہو؟ چنانچہ میں نے کتابت حدیث چھوڑ دی۔ اور رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"اکتب فوالذی نفسی بیدہ ماخرج منی الاحق" ...... (۱۹۶)

"تم لکھو، اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میرے منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا"

حضرت ابوھریرہؓ آپؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اصحاب رسول ﷺ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس احادیث نہیں تھیں۔ البتہ عبداللہ بن عمروؓ کے پاس تھیں، کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (۱۹۷)

عبداللہ بن عمروؓ کے جس صحیفہ میں یہ احادیث قلمبند کی تھیں، اس کا نام "الصحیفة الصادقة" تھا اور یہ صحیفہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ (۱۹۸)

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں ایک بار عبداللہ بن عمروؓ کے پاس آیا۔ میں نے ان کے بستر کے نیچے سے ایک صحیفہ اٹھایا، لیکن انہوں نے مجھے اٹھانے سے منع کردیا۔ میں نے پوچھا، آپ مجھے کس چیز سے منع کررہے ہیں؟ انہوں نے کہا اس "صادقہ" سے۔ یہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا ہے۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان اور کوئی نہیں تھا۔ جب یہ "صحیفہ"، اللہ کی کتاب اور الوھطؔ کی زمین میرے پاس ہوں پھر مجھے دنیا میں کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ (۱۹۹)

امام ذہبیؒ نے ایک روایت بیان کی ہے عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں: کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ہر چیز لکھا کرتے تھے"۔ امام ذہبیؒ آگے فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ سے سعدؒ بن عفیر روایت کرتے ہیں۔ (۲۰۰)

ابو راشد الحبرانیؒ کہتے ہیں: میں عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا۔ تو میں نے ان سے کہا: ہمیں حدیث رسول ﷺ بیان کریں۔ تو انہوں نے ہمارے سامنے ایک صحیفہ ڈال دیا۔ اور کہا: یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے۔ میں نے اس میں دیکھا تو اس میں ایک جگہ لکھا تھا کہ ابوبکر صدیقؓ نے رسول پاک ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے صبح اور شام کے لئے کوئی وظیفہ سکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یا ابابکر قل: اللھم فاطر السموات......." (۲۰۱)

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ کے فتاویٰ بھی جمع کر رکھے تھے۔ (۲۰۲) عمروؒ بن شعیب کہتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن عمروؓ کی کتاب میں حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ پایا:

"اذا عبث المعتوہ بامرأته، أمر ولیه أن یطلق" (۲۰۳)

"جب کوئی بے وقوف آدمی اپنی بیوی سے فضول لڑائی جھگڑا کرے تو اس کا ولی اسے طلاق دینے کا حکم دے"

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن العاص نے احادیث نبویہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہوا تھا۔ ابو قبیلؒ کہتے ہیں: ہم عبداللہؓ بن عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؓ سے پوچھا گیا کہ قسطنطنیہ اور روم میں سے پہلے کون سا شہر فتح ہوگا؟ آپؓ نے ایک صندوق منگوایا۔ جس پر حلقے پڑے ہوئے تھے۔ اس سے کتاب نکالی اور اس سے پڑھ کر کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تھا کہ قسطنطنیہ اور روم میں سے پہلا شہر کون سا فتح ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا" (۲۰۴) بعض روایات میں آتا ہے کہ آپؓ "ادعیہ ماثورہ" بھی لکھا کرتے تھے۔ (۲۰۵) اور انہیں بچوں کی گردن میں تعویذ بنا کر لٹکایا کرتے تھے۔ عبداللہؒ بن یزید کہتے ہیں کہ ہم عبداللہؓ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے۔ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ سکھایا کرتے تھے؟ پھر انہوں نے ہمارے سامنے ایک بڑا قرطاس نکالا۔ اس میں لکھا تھا: ﴿ اللھم فاطر السموات....... ﴾ (۲۰۶)

آپؓ سریانی زبان بھی جانتے تھے۔ شریکؒ بن خلیفہ کہتے ہیں:

"رأیت عبداللہ بن عمرو یقرأ بالسریانیة" (۲۰۷)

"میں نے عبداللہ بن عمروؓ کو سریانی زبان میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے"

آپؓ کو اہل کتاب کی بہت ساری کتابیں بھی ملی تھیں۔ آپؓ ان پر بھی نظر رکھا کرتے تھے۔ گویا "تقابل ادیان" کا مطالعہ کرتے تھے اور ان کتابوں سے معلومات بھی روایت کیا کرتے تھے۔ (۲۰۸)

آپؓ کی تالیفات

حدیث کے صحائف کے علاوہ آپؓ نے مغازی پر بھی کتاب لکھی تھی۔ ظاہر ہے اس مغازی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...ں بھی احادیث رسول ﷺ کا ایک وافر حصہ موجود ہوگا۔ (209)

آپ ؓ اپنے شاگردوں کو احادیث لکھوایا کرتے تھے۔ ابو سبرة ؒ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت محمد ﷺ کے حوض کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ جب اس نے ابو برزہ ؓ، البراء بن عازب ؓ او عائذ ؓ بن عمرو اور ایک دوسرے آدمی سے پتہ کیا تو ان سب کو جھٹلانے لگا۔ ابو سبرة ؒ نے کہا: اچھا میں آپ کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جس میں اس مسئلہ کی تسلی و تشفی ہو جائے گی۔ تمہارے باپ نے مجھے کچھ مال دے کر معاویہ کی طرف بھیجا تھا۔ تو مجھے وہاں عبداللہ ؓ بن عمرو بن العاص ملے، انہوں نے جو کچھ نبی پاک ﷺ سے سنا تھا مجھے لکھوایا۔ یہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ نہ کوئی حرف زیادہ کیا ہے اور نہ کم کیا ہے......... "عبیداللہ نے کہا اس سے بڑھ کر زیادہ صحیح حدیث حوض کے بارے میں، میں نے نہیں سنی۔ چنانچہ اس کی اس نے تصدیق کی اور "صحیفہ" کو لے کر اپنے پاس چھپا لیا" (210)

جن لوگوں کے پاس آپ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں

۱۔ ابو سبرة ؒ: اوپر ان کا ذکر آچکا ہے۔

۲۔ شعیب ؒ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو: علی ؒ بن المدینی، عمرو ؒ بن شعیب کے بارے میں لکھتے ہیں جو کچھ ان سے ایوب ؒ اور ابن جریج ؒ روایت کریں وہ سب کا سب صحیح ہے اور اگر "عمرو عن أبیہ عن جدہ" روایت کرے تو وہ اس کتاب سے ہے جو انہیں ملی تھی۔ اور وہ ضعیف ہے۔ (211) لیکن یحییٰ ؒ بن معین کہتے ہیں عمرو ثقہ راوی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں لہٰذا جو کتاب "عن أبیہ عن جدہ" ہے وہ بھی صحیح ہے۔ (212)

امام ابو عیسیٰ الترمذی ؒ کہتے ہیں عمرو ؒ بن شعیب کو محض اس لئے ضعیف قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دادا کے صحیفے سے روایات بیان کرتا تھا۔ (213)

۳۔ شفی بن ماتع: (214) آپ ؒ کے پاس بھی عبداللہ ؓ بن عمرو بن العاص کی احادیث لکھی ہوئی تھیں۔

۴۔ عبدالرحمٰن: (215) ــــــ پروفیسر الاعظمی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ یہ عبدالرحمٰن ؒ بن سلمی ہیں یا کوئی اور آدمی ہے۔ (216)

۵۔ عبدالرحمٰن ؒ بن سلمۃ الجمحی: یہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ ؓ بن عمرو بن العاص سے احادیث رسول ﷺ سنی ہیں اور انہیں لکھا بھی ہے۔ جب میں نے حفظ کر لیں تو انہیں مٹا دیا۔ (217)

۶۔ عبداللہ ؓ بن عمرو کے کاتب (218)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- عبداللہؓ بن رباح الانصاری (۲۱۹)

۳۹- عبداللہ بن مسعود الھذلیؓ (المتوفی: ۳۲ھ)

آپؓ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بہترین فقیہ اور قاری قرآن ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب نے آپ کو کوفہ کا معلم اور وزیر بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اہل کوفہ کو خط لکھا تھا "میں تمہاری طرف عمارؓ کو امیر اور عبداللہؓ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ اصحاب رسول ﷺ میں بہترین انسان ہیں۔ ان کے احکام سنو اور ان کی پیروی کرو۔ میں نے عبداللہؓ کو تمہارے پاس بھیجنے میں اپنی ذات پر خاص ترجیح دی ہے" (۲۲۰) آپؓ احادیث نبویہ کی کتابت کی اجازت دیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسعودؓ خود فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زیادہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ البتہ التشہد اور "الاستخارہ" لکھتے تھے۔ (۲۲۱)

معنؒ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰنؒ بن عبداللہ بن مسعود نے میرے لئے کتاب نکالی اور قسم کھا کر کہا: یہ ان کے والد کے ہاتھوں کے لکھی ہوئی ہے۔ (۲۲۲)

یہاں دوسری روایات بھی ملتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عبدالرحمٰنؒ کے پاس اور بھی نسخے تھے یا اپنے والد سے انہوں نے احادیث لکھی تھیں۔ (۲۲۳)

بعض روایات میں آتا ہے کہ عبداللہؓ بن مسعود نے اپنے شاگردوں کے لکھے ہوئے نسخے پانی سے دھو ڈالے تھے۔ ان روایات کے سب سے بڑے راوی ابوعبیدؒ کہتے ہیں کہ جن نسخوں کو عبداللہؓ بن مسعود نے دھو ڈالا یا مٹا ڈالا تھا، وہ اہل کتاب سے حاصل کئے گئے تھے۔ اسی لئے ان کو دیکھنا عبداللہؓ بن مسعود ناپسند فرماتے تھے۔ (۲۲۴)

۴۰- عتبان بن مالک الانصاریؓ (آپؓ عہد معاویہ میں فوت ہوئے)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے محمودؒ بن الربیع سے ان کے استاد عتبانؓ کی کوئی حدیث سنانے کو کہا محمودؒ بن الربیع کہتے ہیں: میں مدینہ آیا وہاں میری ملاقات عتبانؓ بن مالک سے ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ کی ایک حدیث مجھے پہنچی ہے۔ تو انہوں نے کہا میری نظریں کچھ کم ہو گئی تھیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ ﷺ ان کے گھر آکر نماز پڑھیں۔ چنانچہ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "لا یشھد احداً ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار" حضرت انسؓ نے کہا مجھے یہ حدیث بہت پسند آئی۔ میں نے اپنے بیٹے سے کہا: اسے لکھ لو۔ چنانچہ اس نے لکھ لیا۔ (۲۲۵)

۴۱- علیؓ بن ابی طالب (۲۳ق ھ - ۴۰ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ نبی پاک ﷺ کے کاتب تھے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں: نبی پاک ﷺ نے چمڑے کا ایک ٹکڑا منگوایا اور اس پر حضرت علیؓ۔۔۔ سے لکھوانا شروع کیا۔ اس چمڑے کا اگلا اور پچھلا حصہ لکھتے لکھتے بھر گیا۔(۲۲۶)

آپؓ نے نبی پاک ﷺ سے ایک صحیفہ لکھا ہوا تھا جسے اپنی تلوار کے نیام میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ اس میں درج تھا: "المسلمون تتکافأ دمائهم........."(۲۲۷) اس صحیفہ کا ذکر بہت سے راویوں نے کیا ہے۔ ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا خون قصاص، غیراللہ کے ذبیحہ کی ممانعت، نبی کی حرمت والی جگہ، "اسنان الابل" اور فرائض و صدقات تھے۔ جن راویوں نے یہ صحیفہ روایت کیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

(i) ابو جحیفہ (ii) ابوالطفیل (iii) الاشتر (iv) التیمی (v) جاریہ بن قدامہ (vi) الحارث بن سوید (vii) طارق بن شہاب (viii) قیس بن عباد۔(۲۲۸)

اس صحیفہ کی تفصیل کے لئے درج ذیل "کتب حدیث" کا مطالعہ کریں:

بخاری: "کتاب العلم" حدیث نمبر ۳۹، "کتاب جزیہ" حدیث نمبر ۱۰، "کتاب الفرائض" حدیث نمبر ۲۱، "کتاب الاعتصام" حدیث نمبر ۵، "کتاب الدیات" حدیث نمبر ۱۴ ـــــ صحیح مسلم: "کتاب الحج" حدیث ۴۶۷، "کتاب العتق" حدیث ۲۰

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صدقات کے بارے میں بھی آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ چیزیں ایک اور صحیفہ میں لکھی تھیں۔(۲۲۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو علم حدیث کی کتابت کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور کہا: ایک درہم کے بدلے کون علم خریدے گا، حارث الاعور نے ایک درہم میں صحیفہ خریدا اور اسے حضرت علیؓ کے پاس لے آیا۔ تو آپؓ نے اس میں بے شمار علم لکھوایا۔(۲۳۰)

فتاویٰ علیؓ کی تدوین

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؓ کی فقہی آراء اور فتاویٰ کو ابتدائی دور میں ہی لکھ لیا گیا تھا۔ بلکہ آپؓ کی زندگی ہی میں یہ کام ہوگیا تھا۔ ابن ابی ملیکہؒ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو خط لکھا تو انہوں نے حضرت علیؓ کے فیصلے منگوائے۔ کچھ لکھتے رہے اور کچھ چھوڑتے رہے۔ طاؤسؒ کہتے ہیں: میرے پاس ابن عباسؓ آئے۔ ان کے پاس حضرت علیؓ کے فیصلے لکھے ہوئے تھے تو ان میں سے کچھ کو مٹا ڈالا۔(۲۳۱) ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کو بصرہ سے خط لکھا کہ میرے پاس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دادا اور چھ بھائی آئے ہیں (میراث کا مسئلہ تھا) تو حضرت علیؓ نے اس کا جواب لکھ کر بھیجا۔ (۲۳۲)
حضرت حسنؓ کے پاس بھی آپؓ کی فقہی آراء کا ایک صحیفہ تھا۔ (۲۳۳) آپؓ کی فقہی آراء کے ایک تیسرے صحیفے کا بھی نام ملتا ہے۔ جو حجرؒ بن علی بن جبلہ کے پاس تھا۔ (۲۳۴)

وہ لوگ جن کے پاس آپؓ کی لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں

(i) الحارث الاعورؒ

(ii) حجرؒ بن عدی بن جبلہ (۲۳۵)

(iii) حسنؓ بن علیؓ (۲۳۶)

(iv) خلاس بن عمرو الهجریؒ۔ آپ کے بارے میں ابوالولیدؒ الباجی کہتے ہیں:

"وقعت عليه الصحف عن علي" (۲۳۷)

(مجھے ان کے پاس سے علیؓ کے صحیفے ملے ہیں) اسی طرح امام احمدؒ بن حنبل کہتے ہیں: "روايته عن علي كتاب" (۲۳۸)

(آپ نے حضرت علیؓ سے کتاب روایت کی ہے)

(v) عامر الشعبیؒ: شعبہؒ کہتے ہیں کہ عامرؒ اور عطاءؒ حضرت علیؓ سے جو کچھ روایت کرتے ہیں

وہ ایک کتاب سے ہے۔ (۲۳۹)

(vi) عبداللہ بن عباسؓ (۲۴۰)

(vii) عطاءؒ بن ابی رباح (۲۴۱)

(viii) مجاہدؒ: شعبہؒ کہتے ہیں "مجاہد عن علی" جو روایت آتی ہے، وہ ایک کتاب سے ہے۔ (۲۴۲)

۴۴۔ عمرؓ بن الخطاب (۴۰ق ھ -- ۲۳ھ)

حضرت عمرؓ سے کچھ روایات ایسی مروی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ "کتابت حدیث" کو سختی سے ناپسند فرماتے تھے۔ ان تمام روایات پر پروفیسر الاعظمی نے سیر حاصل بحث کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ ایسی تمام روایات منقطع، ضعیف یا ساقط ہیں، بلکہ ایک روایت یہ آتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "نبی پاک ﷺ سے روایات کم بیان کریں اور وہ احادیث بیان کریں جن کا تعلق اعمال سے ہے۔" (۲۴۳)

پروفیسر الاعظمی نے ان روایات کا لب لباب یہ نکالا ہے کہ حضرت عمرؓ کی سختی کی اصل وجہ یہ تھی کہ آپؓ احادیث کے بارے میں تثبت کے قائل تھے، تاکہ جو حدیث بیان کی جائے وہ ہر قسم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے شکوک و شبہات سے پاک ہو۔ (۲۴۴)

حضرت عمرؓ کی پوری زندگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ سنت کی تبلیغ میں تمام صحابہ کرامؓ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپؓ سرکاری خطابات میں احادیث نبویؐ لکھا کرتے تھے تاکہ مسلمان اس پر عمل کریں۔ ایک بار آپؓ نے عتبہ بن مرقد کو آذربائیجان کے علاقہ میں خط لکھا: "ان رسول اللہ ﷺ قال لا یلبس الحریر فی الدنیا الا........" "دنیا میں ریشم وہی پہنے گا جو......"

ایک بار حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو خط لکھا جس میں یہ درج تھا:

"ان النبی ﷺ قال: اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ" (۲۴۵)

"اللہ جل شانہ اور اس کا رسولؐ اس شخص کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں"

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ نے نبی پاک ﷺ سے صدقات کے بارے میں ایک رسالہ قلمبند کیا تھا اور حضرت نافعؒ نے یہی رسالہ عبداللہ بن عمرؓ کو پڑھ کر سنایا تھا۔ (۲۴۶)

۴۳۔ عمرو بن حزم الانصاریؓ (آپؓ ۵۰ھ کے بعد فوت ہوئے)

آپؓ کو نبی پاک ﷺ نے نجران کا گورنر بنایا تھا اور نبی پاک ﷺ نے آپؓ کو ایک کتاب لکھوا کر دی تھی جس میں طہارت، صلوۃ، غنیمت، صدقہ، جراحت اور دیت وغیرہ کے احکامات درج تھے۔ (۲۴۷) بعد کے عہد میں عطاءؒ بن ابی رباح نے یہ کتاب پڑھی تھی۔ (۲۴۸)

عمروؓ بن حزم نے رسول اللہ ﷺ کے خطوط بھی جمع کیے تھے۔ خطوط کا یہ مجموعہ آپؓ سے آپؓ کا بیٹا بھی روایت کرتا ہے۔ یہی خطوط ابن طولون کی کتاب "اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین" کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ (۲۴۹)

نبی پاک ﷺ کے رسائل کو جمع کرنے کی اور لوگوں نے بھی کوششیں کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس نبی پاک ﷺ کے رسائل بمعہ جوابات موجود تھے۔ (۲۵۰) اسی طرح حضرت عروہؒ نے بھی "رسائل نبی" کو جمع کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان میں سے بعض کا ذکر ابن زنجویہ کی کتاب "الاموال" میں ملتا ہے۔ (۲۵۱)

۴۴۔ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ (المتوفیۃ:۱۱ھ)

آپؓ کے پاس ایک صحیفہ تھا۔ جس میں آپؓ کی وصیت لکھی ہوئی تھی۔ اس میں "احادیث رسولؐ" بھی موجود تھیں۔ قاسمؒ بن فضل کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ میری طرف عمر بن عبدالعزیزؒ نے خط لکھا کہ میں فاطمہؓ کی وصیت کو نقل کر کے ان کی طرف بھیجوں۔ (۲۵۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۔ فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ عنہا

آپؓ کی احادیث کو ابو سلمہؓ نے لکھا تھا۔ ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ فاطمہؓ بنت قیس نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں درج تھا۔ "کنت عند رجل......." (۲۵۳)

۴۶۔ محمد بن مسلمۃ الانصاریؓ (۳۱ق ھ-۴۶ھ)

آپؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی تلوار کی نیام میں سے ایک صحیفہ ملا۔ جس میں "احادیث رسول ﷺ" درج تھیں۔ (۲۵۴)

۴۷۔ معاذ بن جبلؓ (۲۰ق ھ-۱۸ھ)

آپؓ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور صدقات وغیرہ کے بارے میں آپؓ کو ایک کتاب لکھوا کر دی۔ (۲۵۵) موسیٰؒ بن طلحہ کے پاس حضرت معاذؓ کا یہ نسخہ موجود تھا۔ (۲۵۶) اسی طرح ابن عائذ کے پاس بھی حضرت معاذؓ کا صحیفہ موجود تھا۔ (۲۵۷)

۴۸۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ (المتوفی ۶۰ھ)

آپؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔ اور نبی پاک ﷺ سے آپ نے فن تنقیط (الرقش) سیکھا تھا۔ (۲۵۸)

حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو خط لکھا کہ مجھے کچھ چیزیں لکھئے جو آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے انہیں لکھ کر بھیجیں۔ (۲۵۹) اسی طرح آپؓ نے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو خط لکھا کہ انہیں احادیث نبویہؐ لکھ کر بھیجیں تو حضرت مغیرہؓ نے ان کی طرف لکھیں۔ (۲۶۰)

ایک بار آپؓ نے مروان کو خط لکھا جس میں احادیث نبویہ کا ذکر تھا۔ (۲۶۱)

تاریخ اسلام میں آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تاریخ کی تدوین کرائی۔ اور آپؓ نے "الجرمی" کو دعوت دی اور اس کے ساتھ ایک گفتگو کرنے والا بلایا۔ اور اپنے دفتر والوں کو اور کاتبوں کو حکم دیا کہ ان کے پاس بیٹھ کر واقعات کو کتابوں میں لکھیں۔ (۲۶۲)

۴۹۔ مغیرۃ بن شعبہؓ (المتوفی ۵۰ھ)

مغیرہ بن شعبہؓ کا کاتب وارد کہتا ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے مجھ سے ایک خط لکھوایا۔ جو حضرت معاویہؓ کو بھیجا اس میں درج تھا:

"ان النبی ﷺ کان یقول..........." (۲۶۳)

۵۰۔ ام المومنین میمونہ بنت الحارث الھلالیہ رضی اللہ عنہا (المتوفیۃ ۵۱ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ سے آپؓ کے شاگرد عطاءؒ بن یسار نے احادیث لکھیں۔ عطاءؒ بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمونہؓ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز کے وقت انسان موزوں پر مسح کرے اور انہیں نہ اتارے؟ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (۲۶۴)

۵۱۔ نعمان بن بشیر الانصاریؓ (۲ھ-۶۵ھ)

آپؓ کے پاس بھی احادیث رسول ﷺ لکھی ہوئی موجود تھیں۔ آپؓ نے قیس بن الہیثم کو خط لکھا جس میں احادیث نبویہ بھی موجود تھیں۔ (۲۶۵)

اسی طرح آپ نے الضحاکؓ بن قیس کو خط لکھا جس میں احادیث نبویہ تھیں۔ (۲۶۶) نعمانؓ بن بشیر کے کاتب کا نام حبیبؒ بن سالم تھا۔ انہوں نے نعمانؓ کی احادیث کو لکھ کر یزیدؒ بن نعمان بن بشیر کی طرف بھیجا تھا۔ اسی طرح حبیبؒ بن سالم نے نعمانؓ بن بشیر کی لکھی ہوئی احادیث قتادہؒ کی طرف بھی بھیجی تھیں۔ (۲۶۷)

۵۲۔ واثلة بن الاسقعؓ (۲۲ق ھ-- ۸۳ھ)

آپؓ اپنے شاگردوں کو احادیث لکھوایا کرتے تھے۔ معروفؒ الخیاط کہتے ہیں:

"رأیت واثلة بن الاسقع یملی علیهم الاحادیث"

"میں نے "واثلہ بن الاسقع کو دیکھا، وہ اپنے شاگردوں کو احادیث لکھوایا کرتے تھے"

۵۳۔ یزید بن عمرو الاصمؒ

میمونؒ بن مہران کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے میری طرف خط لکھا کہ یزیدؒ سے خط لکھ کر پوچھو کہ حضور ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے کس حالت میں نکاح کیا تھا؟ یزیدؒ نے جواب میں لکھا: "نکحها حلالا"

"یعنی آپ ﷺ جب حج کے تمام فرائض سے فارغ ہوگئے تھے تب حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تھا۔" (۲۶۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱-ابن سعد محمد کاتب الواقدی- الطبقات الکبریٰ ج۷/ص ۱۳۲ دار صادر بیروت ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء ـــــ ۲-الاعظمی ڈاکٹر محمد مصطفیٰ- "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۲/ جامعۃ الریاض ۱۳۹۶ھ - ـــــ ۳-احمد بن حنبل- "مسند احمد" ج۵/ص۴۱۳، تحقیق احمد محمد شاکر قاہرہ ۱۳۱۳ھ/۱۹۴۹ء/ دار صادر بیروت حاشیہ منتخب کنز العمال- ـــــ ۴- ایضاً ج۵/ص۴۲۳- ـــــ ۵-دراسات ص۹۲- ـــــ ۶- ذہبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الحافظ/ "تذکرۃ الحفاظ" ج۱/ ص۵ حیدر آباد دکن ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ـــــ گیلانی مناظر احسن- تدوین حدیث ص۲۸۵، ادارہ مجلس علمی کراچی ۱۹۵۶ء/ ۱۳۵۷ھ/ الخطیب محمد عجاج- "السنۃ قبل التدوین" ص۳۰۹-۳۱۰ مکتبۃ وھبہ قاہرہ ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء/ حمید اللہ ڈاکٹر محمد- "صحیفۃ ھمام بن منبۃ" ص۱۲۹ الطبعۃ الاولیٰ دمشق ۱۳۷۲ھ- ـــــ ۷- الھندی علی المتقی علاء الدین/ "کنز العمال فی السنن والاقوال" ج۱۰/ ص۱۷۴ الطبعۃ الاولیٰ، حیدر آباد دکن ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء- ـــــ ۸- "تذکرۃ الحفاظ" ج۱/ص۵/ "کنز العمال" ج۱۰ /ص۱۷۵- ـــــ ۹- المعلمی عبدالرحمان بن یحیی الیمانی- "الانوار الکاشفۃ" ص۳۸/ القاہرۃ ۱۳۷۸ھ- ـــــ ۱۰-مسند احمد ج۲/ص۱۹۶- ـــــ ۱۱- بخاری محمد بن اسماعیل- "الجامع الصحیح" کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الغنم- ـــــ ابن حجر احمد بن علی العسقلانی- "فتح الباری" ج۳/ص۳۱۷ حدیث نمبر ۱۴۵۴ تحقیق محمد فواد عبدالباقی دار نشر الکتب الاسلامیۃ- ۲- شارع شیش محل لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء- ـــــ ۱۲-ایضاً- ـــــ ۱۳- مالک بن انس الامام- "الموطا" ج۱/ ص۵ قاہرۃ ۱۳۷۰ھ/ تحقیق محمد فواد عبدالباقی- ـــــ ۱۴- مسند احمد ج۵/ ص۳۶- ـــــ ۱۵- ابن عبدالبر ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد- "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"، ج۴ /ص۱۶۵۶- ۱۶۵۷ صحابی نمبر: ۲۹۴۸ تحقیق علی محمد البجاوی مکتبۃ نھضۃ الفجالۃ مصر ـــــ ۱۶- خطیب بغدادی احمد ابوبکر/ "الکفایۃ فی علم الروایۃ" ص۳۳۰-۳۳۱/ حیدر آباد دکن ۱۳۵۷ھ- ـــــ ۱۷-"الطبقات الکبریٰ" ج۲/ ص۱۷۴، خطیب بغدادی- "تقیید العلم" ص۹۱-۹۲ تحقیق ڈاکٹر یوسف العش، دمشق ۱۹۴۹ء- ـــــ ۱۸- تقیید العلم ص۳۶-۳۸- ـــــ ۱۹-مسلم بن الحجاج القشیری- "صحیح مسلم" کتاب الزھد/ "باب التثبت فی الحدیث و حکم کتابۃ العلم" حدیث ۷۲ فواد عبدالباقی- ـــــ ۲۰- "تقیید العلم" ص۹۳- ـــــ ۲۱- "مسند احمد" ج۳/ص۶۰- ـــــ ۲۲- بخاری- کتاب اللقطۃ/ باب کیف تعرف لقطۃ اھل مکۃ/ حدیث ۲۴۳۴-۶۸۸۰- ابن حجر العسقلانی- "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" ج۴/ص۱۰۱- اس کے حاشیہ پر "الاستیعاب فی اسماء الاصحاب" چھپی ہے-

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبة التجاریة الکبری مصر۱۳۵۸ھ ۱۹۳۹ء۔ ـــــ ۲۳۔ الرامهرمزی حسن بن خلاد ابو محمد/ "المحدث الفاصل بین الراوی والواعی" ص۳۶ دارالفکر بیروت ۱۳۹۱ھ تحقیق محمد عجاج الخطیب۔ ـــــ ۲۴۔"مسند احمد" ج۴/ص۳۹۶۔۴۱۴۔ ـــــ ۲۵۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۶۔ ـــــ ۲۶۔ بخاری۔ کتاب العلم/ باب حفظ العلم/ حدیث ۱۱۹ فتح الباری ج۱/ص۲۱۵۔ ـــــ ۲۷۔"مسند احمد" ج۲/ص۴۰۳۔ ـــــ ۲۸۔"دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۶ بحوالہ کتاب العلم لابی خیثمة زهیر بن حرب۔ ـــــ ۲۹۔ ابن عبدالبر ابو عمر یوسف بن عبداللہ۔ "جامع بیان العلم و فضلہ" ج۱/ ص۷۴ /المطبعة المنیریة / قاہرة ۱۳۴۶ھ۔ ـــــ ۳۰۔ فتح الباری ج۱/ص۲۱۵ ـــــ ۳۱۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۷ بحوالہ "شرح العلل" ابن رجب۔ ـــــ ۳۲۔ ابن الجوزی عبدالرحمان ابو الفرج۔ "الموضوعات" ج۱ /ص۳۴ "المکتبة السلفیة مدینة منورة الطبعة الاولیٰ ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء تحقیق عبدالرحمن محمد عثمان۔ ـــــ ۳۳۔ ابن حجر۔ "ھدی الساری مقدمہ فتح الباری" ص۴۳، الجزء الاول القاھرة ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء ـــــ ۳۴۔ علی بن الجعد ابوالحسن۔ "مسند" ص۸۰۔ بحوالہ "دراسات فی الحدیث النبوی" ص۹۸ ـــــ ۳۵۔ احمد بن حنبل۔ "العلل و معرفة الرجال" ج۱/ ص۱۴۰ تحقیق قوج ییکیت انقرہ ۱۹۶۳ء۔ ـــــ ۳۶۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۷/ص۲۲۳۔ ـــــ ۳۷۔ ابن حجر۔ "تهذیب التهذیب" ج۴/ ص۳۸ حیدر آباد دکن ۱۳۲۵ھ/ الطبعة الاولیٰ۔ ـــــ ۳۸۔ ایضاً۔ ـــــ ۳۹۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۷/ص۴۴۸ ـــــ ۴۰۔ "مسند احمد" ج۲/ص۵۳۱۔ ـــــ ۴۱۔ تهذیب التهذیب ج۱۱ ص۲۵۳۔ ـــــ ۴۲۔ ذہبی۔ "میزان الاعتدال فی نقد الرجال" ج۲/ ص۲۰۴/ الطبعة الاولی ۱۳۲۵ھ مطبعة السعادة بجوار محافظة مصر۔ تصحیح السید محمد بدرالدین الحلبی النعسانی۔ ـــــ ۴۳۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۹۔ ـــــ ۴۴۔ ذہبی۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۲/ ص۴۳۱۔۴۳۲۔ تحقیق ابراہیم الابیاری دارالمعارف۔ مصر۔ ـــــ ابن کثیر عماد الدین ابو الفداء اسماعیل۔ "البدایة والنهایة" /ج۸/ ص۱۰۶ دار ابن کثیر بیروت۔ ـــــ ۴۵۔"دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص۹۹۔ ـــــ ۴۶۔ابن حجر "الاصابة فی تمییز الصحابة" ج۴/ ص۲۰۹ / صحابی نمبر: ۱۱۹۴۳ المکتبة التجاریة الکبریٰ/ مصر ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹۔ علی حاشیتها الاستیعاب۔ ـــــ ۴۷۔ "تذکرة الحفاظ" /ج۱/ص۱۷۔ ـــــ ۴۸۔ ذہبی محمد حسین۔ "التفسیر والمفسرون" ج۱/ ص۱۱۵ دارالکتب الحدیثة قاہرة ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء۔ ـــــ ۴۹۔ یعقوبی احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وھب ابن واضح۔ تاریخ ج۲/ ص۶۵۔۱۰۱۔ دار صادر/ دار بیروت ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء۔ ـــــ ۵۰۔ "مسند احمد" ج۴/ ص۲۲۶۔ ـــــ ۵۱۔"سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص۲۶۵۔ ـــــ ۵۲۔ ایضاً ص۲۶۵۔ ـــــ ۵۳۔ ایضاً ص۲۶۶۔ ـــــ ۵۴۔ایضاً ص۲۶۵،۲۶۶۔ ـــــ ۵۵۔"الطبقات الکبریٰ" ج۷/ ص۲۲۔ ـــــ ۵۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تقیید العلم" ص ۹۶۔ ـــــ ۵۷۔ مسلم۔ صحیح کتاب الایمان/ باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ /حدیث نمبر ۵۷۔ ـــــ ۵۸۔ "تقیید العلم" ص ۱۵۔۹۶۔ ـــــ ۵۹۔ "میزان الاعتدال" ج ۳/ ص ۱۸ تحقیق البجاوی / قاہرۃ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء۔ ـــــ ۶۰۔ خطیب بغدادی۔ "تاریخ بغداد" ج ۸/ ص ۲۵۹/ دارالکتاب العربی بیروت/ تصحیح محمد حامد الفقی۔ ـــــ ۶۱۔ ایضاً۔ ـــــ ۶۲۔ ابو عبید قاسم بن سلام۔ "کتاب الاموال" ص ۵۳۲۔۵۳۳/ تصحیح محمد حامد الفقی/ المکتبۃ الاثریۃ جامع مسجد اہل حدیث باغ والی سانگلہ ہل، پاکستان۔ ـــــ د تحقیق محمد خلیل ہراس ص ۴۷/۴/ مسئلہ نمبر ۱۶۵۲/ دارالفکر للطباعۃ۔ والنشر قاہرۃ ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔ ـــــ ۶۳۔ "الکفایۃ" ص ۳۳۱۔ ـــــ ۶۴۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص ۱۰۳۔ ـــــ ۶۵۔ "تہذیب التہذیب" ج ۴/ ص ۲۰۲۔ ـــــ ۶۶۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" ص ۱۰۴۔ ـــــ ۶۷۔ "تہذیب التہذیب" ج ۲/ ص ۵۷۔ ـــــ ۶۸۔ "دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ" / ص ۲۲۱ ـــــ ۶۹۔ الحاکم ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ النیشا بوری۔ "معرفۃ علوم الحدیث" /ص ۹ / تحقیق معظم حسین قاہرہ، ۱۹۳۷ء۔ ـــــ ۷۰۔ "تہذیب التہذیب" ج ۳/ ص ۱۰۵۔ ـــــ ۷۱۔ "دراسات" ص ۱۰۳۔ ـــــ ۷۲۔ ایضاً۔ ـــــ ۷۳۔ "میزان الاعتدال" / ج ۱/ ص ۳۲۹/ تصحیح محمد بدرالدین النعانی الحلبی۔ ـــــ ۷۴۔ "دراسات" ص ۱۰۳۔ ـــــ ۷۵۔ "معرفۃ علوم الحدیث" ص ۱۰۔ ـــــ ۷۶۔ "تہذیب التہذیب" ج ۸/ ص ۱۸۳۔ ـــــ ۷۷۔ "معرفۃ علوم الحدیث" ص ۱۰۔ ـــــ ۷۸۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج ۱/ ص ۱۴۲ ـــــ ۷۹۔ "مسند احمد" ج ۵/ ص ۸۹ ـــــ ۸۰۔ "تذکرۃ الحفاظ" ج ۱/ ص ۴۳ ـــــ ۸۱۔ "تہذیب التہذیب" ج ۲/ ص ۲۶۸ ـــــ ۸۲۔ "تذکرۃ الحفاظ" ج ۱/ ص ۴۳ ـــــ ۸۳۔ "الکفایۃ" ص ۳۵۵ ـــــ ۸۴۔ ترمذی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ / شرح العلل / ص ۲۴۲ مع سنن دہلی۔ ـــــ ۸۵۔ بخاری۔ "التاریخ الصغیر" / ص ۹۳ الہ آباد ہند ۱۳۲۵ھ۔ ـــــ ۸۶۔ "تہذیب التہذیب" ج ۲/ ص ۲۶۸۔ ـــــ ۸۷۔ "تہذیب التہذیب" ج ۴/ ص ۲۱۵/ مسند احمد ج ۳/ ص ۳۳۲۔ ـــــ ۸۸۔ "الکفایۃ" ص ۳۵۴۔ ـــــ ۸۹۔ "تہذیب التہذیب" ج ۴/ ص ۲۱۵۔ ـــــ ۹۰۔ "تقیید العلم" ص ۱۰۴۔ ـــــ ۹۱۔ "مسند احمد" ج ۳/ ص ۳۲۶/ بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام۔ ـــــ ۹۲۔ "تہذیب التہذیب" ج ۸/ ص ۳۵۳ ـــــ ۹۳۔ "الطبقات الکبریٰ" ج ۵/ ص ۳۴۴۔ ـــــ ۹۴۔ ابن حجر۔ "طبقات المدلسین" ص ۲۱ قاہرہ/ ۱۳۲۲ھ۔ ـــــ ۹۵۔ "تہذیب التہذیب" ج ۹/ ص ۴۴۲۔۴۴۳۔ ـــــ ۹۶۔ ایضاً ج ۱/ ص ۳۱۶۔ ـــــ ۹۷۔ "دراسات" ص ۱۰۶۔ ـــــ ۹۸۔ "مسند احمد" ج ۴/ ص ۳۶۱۔ ـــــ ۹۹۔ "الکفایۃ" ص ۲۲۹۔ ـــــ ۱۰۰۔ "دراسات" ص ۱۰۷۔ ـــــ ۱۰۱۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج ۱/ ص ۱۰۴۔ ـــــ ۱۰۲۔ "مسند احمد" ج ۴/ ص ۱۴۱۔ ـــــ ۱۰۳۔ "تہذیب التہذیب" ج ۳/ ص ۳۹۴۔ ـــــ ۱۰۴۔ "تذکرۃ الحفاظ"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۱/ ص۳۰-۳۱۔ بخاری کتاب فضائل القرآن "باب جمع القرآن" اور "السجستانی" کی "المصاحف" بھی ملاحظہ ہو۔ —— ۱۰۵۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۲/ ص۳۵۸-۳۵۹۔ —— الحاکم ابو عبداللہ النیسابوری۔ "المستدرک علی الصحیحین" /ج۱/ ص۷۵۔ اس کے ذیل میں ذہبی —— کی التلخیص چھپی ہے۔ دارالکتاب العربی بیروت۔ —— ۱۰۶۔ " تقیید العلم" ص۳۵۔ —— ۱۰۷۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۲/ ص ۳۱۳۔ —— ۱۰۸۔ "دراسات" ص۱۰۸۔ —— ۱۰۹۔ "الدار لقطنی" علی بن عمر/ سنن ج۴/ ص۹۳-۹۴۔ اس کے ذیل پر ابوالطیب محمد شمس الحق —— عظیم آبادی کی "التعلیق المغنی" چھپی ہے۔ تحقیق سید عبداللہ ہاشم، دارالمحاسن للطباعۃ —— / قاہرہ ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ۔ —— ۱۱۰۔ "سیر اعلام النبلاء" ج، / ص۳۱۲۔ —— ۱۱۱۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص۲۳۶۔ —— ۱۱۲۔ "دراسات" ص۱۰۸، اس کے علاوہ البیہقی ابوبکر احمد بن الحسین ابن علی کی "السنن الکبریٰ" —— ج٦/ ص۲۴۷ میں بھی موجود ہے۔ محمد امین دمج بیروت اور اس کے ساتھ "الجوہر النقی" —— چھپی ہے۔ —— ۱۱۳۔ ایضاً ص۱۰۹۔ —— ۱۱۴۔ ایضاً ص۱۰۹۔ —— ۱۱۵۔ " تقیید العلم" ص۱۰۲۔ —— ۱۱۶۔ "تہذیب التہذیب" ج۱۲/ ص۴۲۴۔ —— ۱۱۷۔ "الکفایۃ" ص۳۳۷۔ —— ۱۱۸۔ بخاری۔ صحیح کتاب المغازی/ باب ۱۰/ حدیث ۳۹۹۱۔ —— ۱۱۹۔ "تہذیب التہذیب" ج۸ / ص۷۵۔ —— ۱۲۰۔ "ابن ماجہ" محمد بن یزید الربعی۔ سنن ابواب الطلاق / باب الحامل المتوفی عنها زوجها اذا وضعت —— حلت للازواج۔ —— ۱۲۱۔ "الطبقات الکبریٰ" ۳ / ص۳۱۳۔ —— ۱۲۲۔ "دراسات" ص۱۱۰ بحوالہ مشاہیر علماء الامصار۔ —— ۱۲۳۔ "مسند احمد" ج۵/ ص۲۸۵۔ —— ۱۲۴۔ "میزان الاعتدال" ج۴/ ص۵۴٦ تحقیق البجاوی۔ —— ۱۲۵۔ "الاموال" ص۳۹۳-۳۹۵۔ —— ۱۲٦۔ "تہذیب التہذیب" ج۴ /ص۲۳٦-۲۳۷۔ "الاصابہ" ج۲/ ص۷۷-۷۸۔ —— ۱۲۷۔ "الاصابہ" ج۲/ ص۳٦۹ —— ۱۲۸۔ "الطبقات الکبریٰ۔" —— ۱۲۹۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص۴۷۔ —— ۱۳۰۔ "دراسات" ص۱۱۱۔ —— ۱۳۱۔ ایضاً۔ —— ۱۳۲۔ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی / سنن ابی داؤد حدیث ۳٦۵۶/ تحقیق محمد محی الدین/ —— الطبعۃ الثانیۃ / قاہرہ ۱۳۵٦ھ۔ —— ۱۳۳۔ "دراسات" ص۱۱۱ —— ۱۳۴۔ "تہذیب التہذیب" ج۴ /ص۲۵۲۔ —— ۱۳۵۔ "دراسات" ص۱۱۲۔ —— ۱۳٦۔ "تہذیب التہذیب" ج۴/ ص۲۵۲۔ —— ۱۳۷۔ "تہذیب التہذیب" ج٦/ ص ۳۳۳۔ —— ۱۳۸۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۲/ ص۳۳۱۔ —— ۱۳۹۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۲/ ص۳۳۱-۳۳۳ —— ۱۴۰۔ "الاصابہ" ج۲/ ص ۱۵۳-۱۵۴ صحابی نمبر ۳۹۲۱۔ —— ۱۴۱۔ ایضاً۔ —— ۱۴۲۔ شافعی محمد بن ادریس / "الرسالۃ" ص۴۲٦/ تحقیق احمد شاکر/ الطبعۃ الاولیٰ —— قاہرہ ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۴۰ء۔ —— ۱۴۳۔ "ابن ماجہ"۔ ابواب الدیات باب المیراث من الدیۃ ۔ —— ۱۴۴۔ "مسند احمد" ج۳/ ص۴۵۳۔ ——

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۵-"سیر اعلام النبلاء" ج۲/ ص۹۸- ـــــ ۱۴۶-ایضاً ج۲/ ص۱۰۱- ـــــ ۱۴۷- ایضاً ج۲/
ص۱۴۸-۱۴۹- ـــــ ۱۴۸-ایضاً ج۲/ ص۱۰۱- ـــــ ۱۴۹-"مسند احمد" ج۲/ ص۸۷- ـــــ
۱۵۰-"مسلم" کتاب الحج، باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه
ـــــ و استحباب تقلیده و فتل القلائد- ـــــ ۱۵۱- ایضاً- ـــــ ۱۵۲- "الکفایہ"
ص۲۰۵- ـــــ ۱۵۳- "الحمیدی" ابوبکر عبداللہ بن الزبیر-"مسند" ج۱/ ص۱۴۹/ تحقیق حبیب
الرحمٰن الاعظمی/ ـــــ المجلس العلمی کراچی ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۳ء الطبعۃ الاولیٰ- ـــــ ۱۵۴- "مسند احمد"
ج۶/ ص۸۷- ـــــ ۱۵۵ ـــــ ابن الاثیر عزالدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم الجزری
"اسد الغابة ـــــ فی معرفة الصحابة" ج۳/ ص۱۳۱ "المکتبۃ الاسلامیہ" شارع البوذر جمہری
طہران ۱۳۷۷ھ- ـــــ ۱۵۶- "تہذیب التہذیب" ج۳/ ص۱۳۱/ ج۵/ ص۱۵۱- ـــــ ۱۵۷-ابن حجر-
"فتح الباری" ج۶/ ص۴۵/ "کتاب الجهاد" باب الصبر عند القتال، تحقیق فواد عبدالباقی-
ـــــ ۱۵۸- "مسند احمد" ج۴/ ص۳۵۳-۳۵۴- ـــــ ۱۵۹-"الکفایہ" ص۳۳۶-۳۳۷- ـــــ
۱۶۰-"مسند احمد" ج۴/ ص۴ ـــــ ۱۶۱-"سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص۲۳۰- "الاصابہ" ج۲/
ص۳۳۱-۳۳۲- ـــــ ۱۶۲-"سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص۲۳۱ ـــــ ۱۶۳-"الطبقات الکبریٰ" ج۲/
ص۳۷۱- ـــــ ۱۶۴-"دراسات" ص۱۱۶- ـــــ ۱۶۵-"الاصابہ" ج۲/ ص۳۳۲- ـــــ ۱۶۶-
"دراسات" ص۱۱۶- ـــــ ۱۶۷-"الطبقات الکبریٰ" ج۵/ ص۲۱۶- ـــــ ۱۶۸- ایضاً ج۶/ ص۷۹
ـــــ ۱۶۹- "العلل و معرفة الرجال" ج۱/ ص۴۲ ـــــ ۱۷۰-"مسلم" مقدمہ ص۱۰/ نور محمد
کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء ـــــ "الطبعة الثانية" ـــــ ۱۷۱-"مسند
احمد" ج۱/ ص۲۲۴-۲۲۸-۲۲۹- ـــــ ۱۷۲-"الکفایہ" ص۲۶۳- ـــــ ۱۷۳-"مسند احمد" ج۱/
ص۲۴۳-۳۵۱- ـــــ ۱۷۴-سخاوی علی بن محمد بن عبدالصمد/ "فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث" ج۲/
ص۱۳۸ لکھنؤ ہند- ـــــ ۱۷۵-"العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص ۵۰- ـــــ ۱۷۶-"الطبقات
الکبریٰ" ج۵/ ص۲۱۶- ـــــ ۱۷۷-ابن ندیم محمد بن اسحاق "الفہرست" ص۵۷/ "المکتبۃ التجاریہ
الکبریٰ" مصر ۱۳۴۸ھ- ـــــ ۱۷۸-"دراسات" ص۱۱۸- ـــــ ۱۷۹-"الطبقات الکبریٰ" ج۵/
ص۲۱۶- ـــــ ۱۸۰-"التفسیر و المفسرون"- ـــــ ۱۸۱- "الاصابہ" ج۲/ ص۲۳۴- ـــــ
۱۸۲-"مسند احمد" ج۲/ ص۴۵-۹۰- ـــــ ۱۸۳- "سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص۱۶۰- ـــــ ۱۸۴-
"الاموال" ص ۳۹۴- ـــــ ۱۸۵- بخاری- "التاریخ الکبیر" الجزء الاول من القسم ۲/ ص۲۱۴-۲۱۵/
الطبعۃ الاولیٰ، حیدر آباد ـــــ دکن ۱۳۶۲ھ- ـــــ ۱۸۶- "تقیید العلم" ص ۱۰۳- ـــــ ۱۸۷-
"مسند احمد" ج۲/ ص ۱۵۲- ـــــ ۱۸۸- "دراسات" ص۱۲۰- ـــــ ۱۸۹-"دراسات" ص۱۲۱- ـــــ
۱۹۰-"مسند احمد" ج۲/ ص۴۵- ـــــ ۱۹۱-ایضاً، ج۲/ ص۲۹- ـــــ ۱۹۲-ذہبی، "تاریخ الاسلام"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۔ ص ۹ / مکتبہ القدسی / قاھرۃ ۱۳۶۷ھ۔ ——— ۱۹۳۔ "الاصابہ" ج۲/ ص ۴۳۳ "مسند احمد" ج۲/
——— ۱۹۴۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص ۵۳۔ ——— ۱۹۵۔ الھیثمی نورالدین ابوبکر "مجمع الزوائد و
منبع الفوائد" ج۱/ ص ۱۵۱۔۱۵۲ الطبعۃ الثانیۃ / ——— دار الکتاب العربی بیروت ۱۹۶۷ء۔ ———
۱۹۶۔ "مسند احمد" ج۲/ ص ۱۲۔ ——— ۱۹۷۔ "سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص ۵۸۔ ——— ۱۹۸۔ "تقیید
العلم" ص ۸۴/ "سیر اعلام النبلاء" ج ۳ / ص ۵۸۔ ——— ۱۹۹۔ "تقیید العلم" ص ۸۴/
"سیر اعلام النبلاء" ج۳/ ص ۵۸۔ ——— ۲۰۰۔ ذھبی "تاریخ الاسلام" ج۳/ ص ۳۸۔ ———
۲۰۱۔ "مسند احمد" ج۲/ ص ۱۹۶۔ ——— ۲۰۲۔ "الدارالقطنی" ج۴/ ص ۶۵۔ ——— ۲۰۳۔ ایضاً۔ ———
۲۰۴۔ "مسند احمد" ج۲/ ص ۱۷۶۔ ——— ۲۰۵۔ بخاری۔ "کتاب خلق افعال العباد" حدیث نمبر ۵۷۔
——— ۲۰۶۔ "دراسات" ص ۱۲۳۔ ——— ۲۰۷۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۷/ ص ۴۹۵۔ ——— ۲۰۸۔
"تذکرۃ الحفاظ" ج۱/ ص ۴۲۔ ——— ۲۰۹۔ "دراسات" ص ۱۲۴۔ ——— ۲۱۰۔ "مسند احمد" ج۲/
ص ۱۶۲۔۱۶۳۔ ——— ۲۱۱۔ "میزان الاعتدال" ج۳/ ص ۲۶۵۔ ——— ۲۱۲۔ ایضاً، ص ۲۶۶۔ ———
۲۱۳۔ ترمذی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ / "سنن ترمذی" ج۲/ ص ۱۴۰ / تحقیق احمد شاکر و آخرین / ———
"الطبعۃ الاولیٰ" مصر ۱۳۵۶ھ / "میزان الاعتدال" ج۳/ ص ۲۶۶۔ ——— ۲۱۴۔ المقریزی "خطط" ج۲/
ص ۳۳۲/ بولاق ۱۲۷۰ھ۔ ——— ۲۱۵۔ "فتح المغیث" ص ۲۱۶/ ج۲۔ ——— ۲۱۶۔ "دراسات" ص ۱۲۵۔
——— ۲۱۷۔ ایضاً۔ ——— ۲۱۸۔ "مسند احمد" ج۲/ ص ۱۸۳۔ ——— ۲۱۹۔ ایضاً، ج۲/ ص ۱۹۲۔ ———
۲۲۰۔ "تذکرۃ الحفاظ" ج۱/ ص ۱۳۔ ——— ۲۲۱۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص ۳۲۳۔ ———
۲۲۲۔ "جامع بیان العلم" ج۱/ ص ۷۲۔ ——— ۲۲۳۔ بخاری۔ "القراءۃ خلف الامام" حدیث نمبر ۱۲
(دراسات ص ۱۲۷)۔ ——— ۲۲۴۔ "دراسات" ص ۱۲۶۔ ——— ۲۲۵۔ "مسلم" کتاب الایمان / باب
الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ۔ ——— ۲۲۶۔ "دراسات" ص ۱۲۷۔ ———
۲۲۷۔ "الاموال" ص ۱۸۵۔ ——— ۲۲۸۔ "مسند احمد" ج۱/ ص ۷۹، ۸۱، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۵۱۔ ——— ۲۲۹۔ ایضاً
ج۱/ ص ۱۴۱۔ ——— ۲۳۰۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۶/ ص ۱۱۶۔ ——— ۲۳۱۔ "مسلم" مقدمہ ص ۱۰۔
——— ۲۳۲۔ "الدارمی" ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمان / سنن "الدارمی" کتاب الفرائض باب قول
علیؓ فی الجد ——— ج۲/ ص ۲۵۶ تحقیق سید عبداللہ ہاشم یمانی، مدینہ منورۃ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔ ———
۲۳۳۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص ۱۰۴۔ ——— ۲۳۴۔ "الطبقات الکبریٰ" ج۶/ ص ۱۵۴۔
——— ۲۳۵۔ ایضاً ج۶/ ص ۱۱۶۔۱۵۴۔ ——— ۲۳۶۔ "العلل و معرفۃ الرجال" ج۱/ ص ۱۰۴۔ ———
۲۳۷۔ "دراسات" ص ۱۳۰/ بحوالہ ابوالولید باجی۔ ——— ۲۳۸۔ "میزان الاعتدال" ج۱/ ص ۶۵۸۔
——— ۲۳۹۔ "رازی" ابن ابی حاتم محمد بن ادریس / تقدمہ الجرح والتعدیل" ج۱/ ص ۱۳۰، ———
الطبعہ الاولیٰ، حیدر آباد دکن، ۱۲۷۱ھ / ۱۹۵۲ء۔ ——— ۲۴۰۔ "مسلم" مقدمہ ص ۱۰۔ ———

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۱۔"مقدمہ" ص ۱۳۰۔ ـــــ ۲۴۲۔"دراسات" ص ۱۳۱۔ ـــــ ۲۴۳۔ "البدایۃ والنہایۃ" ج ۸/ ص ۱۰۷۔ ـــــ ۲۴۴۔"دراسات" ص ۱۳۱۔۱۳۵۔ ـــــ ۲۴۵۔"مسند احمد" ج ۱/ ص ۳۲۸۔۳۶۱۔ ـــــ ۲۴۶۔"الاموال" ص ۳۴۳۔ ـــــ ۲۴۷۔"الاستیعاب" صحابی نمبر ۱۹۰۲۔ ـــــ ۲۴۸۔"المحدث الفاصل" ج ۱/ ص ۵۸۔ ـــــ ۲۴۹۔ابن طولون، محمد بن علی بن محمد الحنفی۔ "اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین" ـــــ ص ۴۸۔۵۲ "مطبعہ القدسی" دمشق۔ ـــــ ۲۵۰۔الزیلعی جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف "نصب الرایۃ لاحادیث الهدایۃ" ـــــ ج ۴/ ص ۴۲۰ ـــــ "الطبعۃ الاولی" مع حاشیہ "بغیۃ الالمعی" "المجلس العلمی ذھابیل" ھند ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء۔ ـــــ ۲۵۱۔"الاموال" ص ۶۸۔ ـــــ ۲۵۲۔ " تقیید العلم" ص ۹۹۔ ـــــ ۲۵۳۔"مسند احمد" ج ۶/ ص ۴۱۳۔ ـــــ ۲۵۴۔"المحدث الفاصل" ج ۱/ ص ۵۶۔ ـــــ ۲۵۵۔حمیداللہ محمد ڈاکٹر محمد۔ "الوثائق السیاسیہ۔ " رقم ۱۰۶/د: ص ۱۷۹/ "الطبعۃ الثانیۃ" دارالارشاد، ـــــ بیروت ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔ ـــــ ۲۵۶۔"مسند احمد" ج ۵/ ص ۲۲۸۔ ـــــ ۲۵۷۔"المحدث الفاصل" ج ۱/ ص ۵۶۔ ـــــ ۲۵۸۔"دراسات" ص ۱۳۱۔ ـــــ ۲۵۹۔"حمیدی مسند" ج ۱/ ص ۲۹۔ ـــــ ۲۶۰۔بخاری۔ صحیح کتاب الاذان/ باب الذکر بعد الصلوۃ / حدیث نمبر ۸۴۳۔ ـــــ ۲۶۱۔"مسند احمد" ج ۴/ ص ۹۴۔ ـــــ ۲۶۲۔"دراسات" ص ۱۴۱۔ ـــــ ۲۶۳۔"مسند احمد" ج ۴/ ص ۲۴۵۔۲۴۷۔۲۴۹۔ ـــــ ۲۶۴۔ایضاً ج ۶/ ص ۳۳۳۔ ـــــ ۲۶۵۔"تہذیب التہذیب" ج ۱۰/ ص ۴۴۸۔ ـــــ ۲۶۶۔"دراسات" ص ۱۴۲۔ ـــــ ۲۶۷۔"مسند احمد" ج ۴/ ص ۲۷۳۔۲۷۶۔ ـــــ ۲۶۸۔ "سیر اعلام النبلاء" ج ۳/ ص ۲۵۹۔ ـــــ ۲۶۹۔"الاصابہ" ج ۳/ ص ۱۳۱۔ ـــــ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں عبدالحیٰ الکتانی کی کتاب "التراتیب الاداریہ" ج ۲/ ص ۱۱۴ تا ۲۳۸۔ حسن جعنا بیروت)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ